والدین کا احتساب

www.KitaboSunnat.com

۲۸۱,۳
ض ل و

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

والدین کا احتساب

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

www.KitaboSunnat.com

28/31
فضل سو

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اسلام آباد میں ملنے کا پتہ

النور ---------- Ph: 2106400

15913

www.KitaboSunnat.com

قیمت ---------- -/80 روپے

پاکستان میں ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:7351124 - 7230585

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ

تمہید ۱۳

تین سوالات ۱۴

کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں ۱۵

خاکہ کتاب ۱۵

شکر ودعا ۱۶

مبحث اوّل

احتسابِ والدین کی شرعی حیثیت

تمہید ۱۷

(ا)

فرضیت احتساب کے دلائل کا عموم

پہلی دلیل: آیت کریمہ ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ..... ﴾ الآیۃ کا عموم: ۱۹

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی تحریر ۱۹

دوسری دلیل: بیعت کی ایک شرط ہر مسلمان کی خیر خواہی:

حدیث جریر رضی اللہ عنہ: "أَمَّا بَعْدُ ...." ۲۰

تیسری دلیل: دین کا تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہونا:

حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ: "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" ۲۱

چوتھی دلیل: برائی کو ختم کرنے کا ہر امتی کے لیے حکم مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ: "مَنْ رَأَى ...." ۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

احتساب اقارب کے دلائل

۱: اقارب کو ڈرانے کا حکمِ ربانی:

آیت کریمہ: ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ ۲۴

تفسیر آیت میں شیخ ابن عاشورؒ کی تحریر ۲۴

رسول کریم ﷺ کی حکمِ ربانی کی تعمیل:

ا: دعوت طعام پر کنبے والوں کو ڈرانا:

حدیث علی رضی اللہ عنہ: ''لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَة......'' ۲۵

ب: کوہِ صفا پر کنبے والوں کو ڈرانا:

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما: ''لَمَّا نَزَلَتْ ......'' ۲۶

ج: قومِ قریش کو ڈرانے کے متعلق ایک اور روایت:

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ''قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ......'' ۲۸

۲: اہل کو جہنم کی آگ سے بچانے کا حکمِ ربانی:

آیت کریمہ: ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ ...... ﴾ الآية ۲۹

جہنم کی آگ سے بچانے سے مراد:

حضرت قتادہؒ کا بیان ۳۰

حافظ ابن جوزیؒ کی تحریر ۳۰

علامہ ابن حیانؒ کا بیان ۳۰

اہل سے مراد:

امام راغب اصفہانیؒ کا قول ۳۱

۳: اللہ تعالیٰ کے لیے سچی گواہی دینے کا حکم:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کریمہ: ﴿ یَآ أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ بِالْقِسْطِ ﴾الآیة ۳۱

علامہ غزالیؒ کا بیان ۳۲

شیخ ابن داود صالحیؒ کی تحریر ۳۲

آیت کریمہ: ﴿ یَآ أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ لِلّٰہِ ﴾الآیة...... ۳۲

بعض مفسرین کا بیان ۳۲

(۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کا احتساب

پہلی دلیل:

سورہ مریم کی آیات کریمہ: ﴿ وَاذْکُرْ فِي الْکِتَابِ ﴾ ۳۳

دوسری دلیل:

سورۃ الأنعام کی آیت کریمہ: ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاھِیْمُ ﴾ ۳۶

آیت کریمہ کی احتسابِ ابراہیم علیہ السلام پر دلالت:

علامہ قرطبیؒ کا بیان ....

علتِ احتساب کا بیان:

قاضی ابوسعودؒ کی تحریر ۳۶

آیتِ کریمہ کی باپ اور دیگر اقربا کے احتساب پر دلالت:

ا: علامہ ابن حیان اندلسیؒ کی تحریر ۳۷

ب: بعض زیدی مفسرین کا بیان ۳۷

ج: شیخ احمد عدویؒ کا بیان ۳۸

د: شیخ ابوبکر جزائری کا قول ۳۹

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

رسول اللہ ﷺ کا اپنے چچاؤں کا احتساب

۱: چچاؤں اور پھوپھی کا احتساب ۳۹

۲: چچا ابو طالب کا احتساب:

حدیث بخاری: "لَمَّا حَضَرَت ......" ۴۰

۳: چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا احتساب:

روایت ام فضل رضی اللہ عنہا: "دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ" ۴۱

(۵)

ابن ابی سلول کے بیٹے کا احتساب

روایتِ جابر رضی اللہ عنہ: "كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ........." ۴۳

(۶)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کا باپ کا احتساب

روایت سالمؒ: "أَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما الْمَغْرِبَ......" ۴۶

(۷)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک دوسرے بیٹے کا احتساب

روایت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: "دَعَوْتُ رَجُلاً ...." ۴۸

(۸)

بھولنے پر نبی کریم ﷺ کی یاددہانی

۱: بھولی ہوئی آیات کی دورانِ نماز یاددہانی کا حکم:

حدیث مسور رضی اللہ عنہ: "شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ" ۴۹

۲: قرأت نماز میں تردّد کے وقت لقمہ دینے کا حکم:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى ......" ۵۰

شرحِ حدیث میں امام خطابیؒ کا بیان

۳: نماز میں کمی پر تنبیہ کی بنا پر نقصان کی تلافی: ۵۱

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: "صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ......" ۵۲

(۹)

فرض کی حسن ادائیگی کا خود آنحضرت ﷺ کا حکم دینے کی تلقین

حدیث عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ۵۳

حدیث پر امام ابن حبانؒ کا قائم کردہ عنوانِ باب ۵۴

(۱۰)

والدین کے عظیم حق کے سبب ان کا احتساب

مقصودِ احتساب:

محتسب علیہ کی خیر خواہی ۵۵

خیر خواہی کے اولین حق دار والدین ۵۵

والدین کے عظیم حق کے متعلق دو احادیث:

ا: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: "جَاءَ رَجُلٌ ......" ۵۶

ب: حدیث مقدام رضی اللہ عنہ: "إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ ......" ۵۷

احتسابِ والدین کے متعلق اقوالِ علماء:

ا: شیخ عمر سنامیؒ کا بیان ۵۸

ب: شیخ محمد احمد عدویؒ کی تحریر ۵۸

احتسابِ والدین کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ایک مثال ۵۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)

احتساب والدین سے محتسب کے زورِ احتساب میں اضافہ

بعض علمائے امت کے اقوال:

۱: علامہ رازیؒ کا بیان ۶۱

۲: شیخ عدویؒ کی تحریر ۶۲

۳: خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق امام نوویؒ کا بیان ۶۵

(۱۲)

کنبے میں مقامِ والدین کی بنا پران کا احتساب

والدین کی نیکی اور بدی کا کنبے پر اثر ۶۵

مبحث ثانی

احتساب والدین کے درجات اور آداب

تمہید ۶۷

(۱)

ادب کے ساتھ خیر وشر سے آگاہ کرنا اور وعظ ونصیحت کرنا

احتسابِ والدین کے دو درجے: ۶۸

ان درجوں میں ادب واحترام پاسداری کے دلائل: ۶۸

۱: والدین کے ادب واحترام کا حکمِ ربانی:

ا: ارشادِ رب العالمین: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ ...... ﴾ ۶۹

ب: ارشادِ ربانی: ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ ...... ﴾ ۶۹

۲: احتسابِ ابراہیمی علیہ السلام میں ادب واحترام:

آیاتِ کریمہ: ﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ ...... ﴾ ۷۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس احتسابِ میں ادب واحترام پر دلالت کناں پانچ باتیں: ۷۲
علامہ زمخشری کی تحریر ۷۳
۳: چچاؤں کے احتسابِ مصطفوی میں ادب واحترام:
ا: چچا ابو طالب کے احتساب میں ادب ۷۶
ب: چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے احتساب میں ادب ۷۶

(۲)

احتسابِ والدین کے دوران سخت روی

علمائے امت کی دو رائیں:
پہلی رائے: احتسابِ والدین میں سخت روی کا عدم جواز: ......
ا: علامہ غزالی رحمہ اللہ کا قول ۷۷
ب: شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کا بیان ۷۹
ج: شیخ عبدالعزیز راجحی کی تحریر ۸۰
دوسری رائے: احتسابِ والدین میں سخت روی:
باپ کے احتسابِ ابراہیمی علیہ السلام کے متعلق آیت کریمہ:
﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ..... ﴾ ۸۱
کیا اس احتساب میں سخت روی تھی؟
ا: سخت روی کی موجودگی کے متعلق اقوال:
ا: علامہ رازی رحمہ اللہ کا بیان ۸۲
ب: علامہ نیسابوری رحمہ اللہ کا قول ۸۲
ج: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تحریر ۸۲
د: قاضی ابو سعود رحمہ اللہ کی تفسیر ۸۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہ : بعض زیدی مفسرین کا قول ۸۳
و: شیخ ابن عاشورؒ کا بیان ۸۳
۲: سخت روی کی نفی کے متعلق قول:
شیخ محمد رشید رضاؒ کی تحریر ۸۶
احتسابِ والدین میں سخت روی کے عدمِ جواز کے دلائل:
ا: باپ سے قصاص لینے اور اس پر حد قائم کرنے کی ممانعت ۸۸
۲: والدین کا عظیم حق ۸۸
۳: احتسابِ ابراہیم علیہ السلام میں سخت روی نہیں ۸۸
احتسابِ والدین میں سخت روی کے دلائل:
ا: احتسابِ ابراہیمی علیہ السلام میں درشتی ۸۹
ب: ابن ابی ابن سلول کے بیٹے کے احتساب میں سختی ۸۹
فریقین کے دلائل کا جائزہ:
ا: احتسابِ والدین میں سخت روی کے عدم جواز کے دلائل کا جائزہ:
ا: احتسابِ والدین میں سخت روی کا علاج ہونا ۸۹
۲: والدین کے حق کا راہ احتساب میں رکاوٹ نہ ہونا ۹۰
۳: احتسابِ ابراہیمی میں سخت روی کی نفی کا نادرست ہونا ۹۰
ب: احتسابِ والدین میں سخت روی کے دلائل کا جائزہ:
ا: آیتِ کریمہ کا احتسابِ ابراہیمی میں سخت روی پر
دلالت کرنا ۹۱
۲: ابن ابی کے بیٹے کے احتساب میں سخت روی کا ہونا ۹۱
نتیجہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتسابِ والدین میں سخت روی کی کھلی چھٹی نہیں ۹۱

درج ذیل باتوں کی پابندی کا اہتمام:

ا: عام حالات میں نرمی اور تواضع سے احتسابِ والدین ۹۱

۲: ایسے احتساب کے بے اثر ہونے پر درج ذیل تفصیل

کا اہتمام : ۹۲

ا: والدین کے اسلام اور برائی کے کفر یا

گستاخ رسول ﷺ نہ ہونے کی صورت

میں دائرہ احتساب کا انتہائی محدود ہونا...... ۹۱

ب: سخت روی کی صورت میں آداب

احتساب کی شدت سے پاسداری...... ۹۲

ج: درشتی کے متوقع نتائج کو پیش نظر رکھنا ۹۲

(۳)

والدین سے متعلقہ برائی کا ہاتھ سے روکنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا:

آیاتِ کریمہ: ﴿ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهِ ..... ﴾ ۹۳

تفسیرِ آیت کریمہ:

شیخ ابن عاشورؒ کی تحریر......................... ۹۴

چار علمائے امت کے اقوال:

ا: امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ ۹۵

۲: علامہ غزالیؒ کا بیان ۹۵

۳: علامہ احمد بن محمد مقدسیؒ کا بیان ۹۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴: شیخ عبدالعزیز راجحی کی تحریر ۹۹

برائی کو ہاتھ سے بدلتے وقت درج ذیل باتوں کا اہتمام:

۱: ابتدائے احتساب تواضع اور ادب واحترام سے کرنا ۱۰۱

۲: آداب احتساب کا شدت سے اہتمام ۱۰۱

۳: متوقع خرابیوں کے زیادہ ہونے کی صورت میں احتساب بالید سے اجتناب ۱۰۱

سیرت طیبہ میں اس بات کے سات شواہد ۱۰۲

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا بیان ۱۰۲

امام ابن قیمؒ کی تحریر ۱۰۳

خاتمہ

خلاصہ کتاب ۱۰۵

مسلمانانِ عالم سے اپیل ۱۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّآتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم .

﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلاَ تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ ❶

﴿ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِي تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ ❷

﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمٰلَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ ❸

أمّا بعد ! ایک مسلمان کو بہت زیادہ پریشان اور حیران کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو ایسے فریضہ کو ترک کرتے

---

❶ سورہ آل عمران / الآیۃ ۱۰۲.
❷ سورۃ النساء / الآیۃ ۱.
❸ سورہ الأحزاب / الآیتان ۷۰ – ۷۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے دیکھے جس کے بجالانے کا کتاب وسنت میں حکم دیا گیا ہو، یا انہیں ایسی غلطی کا ارتکاب کرتے ہوئے پائے جس سے کتاب وسنت میں روکا گیا ہو۔ایسی صورتِ حال میں یہ فیصلہ کرنا اس کے لیے خاصا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیا قدم اٹھائے؟ والدین کو بلا روک ٹوک ان کے حال میں رہنے دے کہ وہ شرعی فریضہ کو چھوڑتے رہیں، اور ناجائز کام کرنے میں مگن رہیں، یا انہیں اپنے ذمے شرعی واجب کو ادا کرنے کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔

وہ دونوں میں سے ایک فیصلے کو بھی خالی از خطرہ نہیں سمجھتا۔اس کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ اگر والدین کو نیکی کا حکم دیا یا برائی سے روکا، تو وہ ناراض ہو جائیں گے، اور ان کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔لیکن اس کے ساتھ اس کو یہ خطرہ بھی لاحق رہتا ہے کہ انہیں ان کی حالت میں چھوڑنے پر کہیں ان پر شریعت کی مخالفت، اور خود اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ترک کرنے کی بنا پر عذاب الٰہی نازل نہ ہو جائے۔

تین سوالات:

ایسی ہی صورت حال کے بارے میں قرآن وسنت اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز عمل سے خود اپنے لیے اور دیگر حق کے متلاشی مسلمان بہن بھائیوں کے لیے راہ نمائی حاصل کرنے کی غرض سے اس کتاب میں درج ذیل تین سوالوں کے جواب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پیش کرنے کی حقیری کوشش کی گئی ہے:

۱: کیا والدین کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اولاد کے لیے شرعاً ثابت ہے؟

۲: احتسابِ والدین کے دوران اولاد کون کون سے درجات استعمال کرسکتی ہے؟

۳: احتسابِ والدین کے دوران اولاد کے لیے کن آداب کی پابندی ضروری ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں:

مولائے علیم و حکیم کے فضل و کرم سے کتاب کی تیاری میں درج ذیل باتوں کا اہتمام کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

۱: اس کتاب کی بنیاد اور اساس کتاب و سنت ہے۔

۲: احادیث شریفہ کو ان کے اصلی مراجع سے نقل کیا گیا ہے۔ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب سے نقل کردہ احادیث کے متعلق علمائے حدیث کے اقوال ذکر کیے گئے ہیں۔ صحیحین کی احادیث کے ثبوت پر اجماع امت کے سبب ان کے بارے میں اہل علم کے اقوال پیش نہیں کیے گئے۔ ❶

۳: آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے استدلال کرتے وقت کتبِ تفسیر اور شروحِ حدیث سے استفادے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔

۴: اس موضوع کے بارے میں متقدمین اور متاخرین علمائے امت کی تحریروں سے تا حدِ استطاعت مستفید ہونے کی سعی کی گئی ہے۔

۵: کتاب کے آخر میں مراجع کے بارے میں تفصیلی معلومات ذکر کر دی گئی ہیں تاکہ مراجعت کرنے والے حضرات کو ان تک رسائی میں دقت نہ ہو۔

خاکہ کتاب:

مولائے رحمٰن و رحیم کی توفیق سے کتاب کی تقسیم درج ذیل طریقے سے کی گئی ہے:

- پیش لفظ
- مبحث اوّل: احتسابِ والدین کی شرعی حیثیت
- مبحث ثانی: احتسابِ والدین کے درجات اور آداب
- خاتمہ

---

❶ ملاحظہ ہو: مقدمة النووي شرحه على صحيح مسلم ص١٤؛ ونزهة النظر في توضيح نخبة الفكر للحافظ ابن حجر ص٢٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- خلاصۂ کتاب

- اپیل

شکر ودعا:

بندہ عاجز اپنے قادر ومقتدر کے لیے سراپا تشکر اور امتنان ہے کہ اس نے اس اہم اور عظیم موضوع کے متعلق مجھ ایسے ناکارے اور ناتواں کو کام شروع کرنے کی توفیق سے نوازا۔ اس کتاب میں اگر کچھ خوبی ہو تو محض اس ہی کے فضل وکرم اور عنایت سے ہے، اور اس میں جو غلطی، کوتاہی اور خامی ہے وہ میری اور شیطان کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

رب حی وقیوم سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ میرے گرامی قدر والدین محترمین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے دین حق کی محبت کا میرے دل میں بیج بونے کے لیے خوب کوشش کی۔ ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا ﴾

اپنے محترم استاد ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد آل عبدالمنعم جنرل سیکریٹری سعودی سپریم علماء کونسل اور اپنے دوساتھیوں اور بھائیوں پروفیسر ڈاکٹر زید بن عبدالکریم الزید اور پروفیسر ڈاکٹر سید محمد ساداتی الشنقیطی کا شکر گزار ہوں کہ اس کتاب کی تیاری میں ان کے قیمتی مشوروں سے بفضل رب العزت استفادہ کیا گیا۔

اپنی اہلیہ اور اولاد کے لیے دعا گو ہوں کہ انہوں نے میری مصروفیات کا خیال رکھا اور مقدور بھر میری خدمت کی۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمِيْعًا خَيْرَ الْجَزَاءِ فِي الدَّارَيْنِ.

رب ذوالجلال والاکرام اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ میرے لیے اور سب قارئین کرام کے لیے ذریعہ نجات اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے مبارک اور مفید بنائے، آمین يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل

احتسابِ والدین کی شرعی حیثیت

تمہید:

قرآن وسنت کی متعدد نصوص احتسابِ والدین کی شرعی حیثیت پر دلالت کناں ہیں۔ کئی ایک عقلی دلائل بھی اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

مولائے کریم کی توفیق سے درج ذیل گیارہ عناوین کے ضمن میں اس موضوع کے متعلق یہاں گفتگو کی جارہی ہے:

۱: فرضیتِ احتساب کے دلائل کا عموم

۲: احتسابِ اقارب کے دلائل

۳: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کا احتساب

۴: رسول کریم ﷺ کا اپنے چچاؤں کا احتساب

۵: ابن ابی ابن سلول کے بیٹے کا باپ کا احتساب

۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کا باپ کا احتساب

۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے دوسرے بیٹے کا باپ کا احتساب

۸: بھولنے پر نبی کریم ﷺ کی یاددہانی

۹: قرض کی حسنِ ادائیگی کا خود آنحضرت ﷺ کو حکم کرنے کی تنبیہ مصطفوی

۱۰: والدین کے عظیم حق کے سبب ان کے احتساب کا اہتمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١١: احتسابِ والدین سے محتسب کے زورِ احتساب میں اضافہ

١٢: مقامِ والدین کی بنا پر ان کے احتساب کی اہمیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

فرضیت احتساب کے دلائل کا عموم

احتسابِ والدین کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ فرضیتِ احتساب پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث سب لوگوں کے احتساب پر دلالت کناں ہیں، اور لوگوں میں والدین بھی داخل ہیں۔

انہی میں سے ذیل میں توفیق الٰہی سے چار دلائل کے عموم اور شمولیت کے متعلق گفتگو کی جا رہی ہے:

۱: آیتِ کریمہ ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ .... ﴾ کا عموم:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ ❶

[ترجمہ: تم بہترین امت ہو، جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم بھلی باتوں کا حکم کرتے ہو، اور بری باتوں سے روکتے ہو]

اس آیتِ کریمہ میں مولائے کریم نے بیان فرمایا ہے کہ اس امت کو لوگوں کے نفع کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، اور اس کی لوگوں کو نفع رسانی کی صورت یہ ہے کہ یہ انہیں نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے روکتی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے تحریر کیا ہے:

"فَبَيَّنَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ خَيْرُ الْأُمَمِ لِلنَّاسِ فَهُمْ أَنْفَعُهُمْ لَهُمْ، وَأَعْظَمُهُمْ إِحْسَانًا إِلَيْهِمْ، لِأَنَّهُمْ كُلُّ خَيْرٍ وَنَفْعٍ لِلنَّاسِ

❶ سورۃ آل عمران / جزء من الآیۃ ۱۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِأَمْرِهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُنْكَرِ" ❶

"اللہ سبحانہ نے بیان فرمایا کہ یہ امت لوگوں کے لیے سب امتوں سے بہتر ہے، وہ لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والی، اور ان کے ساتھ سب سے زیادہ احسان کرنے والی ہے، وہ لوگوں کو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے سبب ان کے لیے سراپا خیر اور مجسمہ نفع ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ان لوگوں کی تخصیص نہیں فرمائی جنہیں یہ امت [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے ذریعے فیض پہنچاتی ہے، بلکہ جس طرح یہ امت دیگر لوگوں کو نیکی کا حکم دے کر، اور برائی سے منع کر کے نفع پہنچاتی ہے، اسی طرح احتساب کے ذریعے والدین کو فیض یاب کرتی ہے۔

۲: بیعت کی ایک شرط ہر مسلمان کی خیر خواہی:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط عائد کی کہ وہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کریں گے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

"أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: "أُبَايِعُكَ عَلَى الإِسْلَامِ."

فَشَرَطَ عَلَيَّ: "وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ."

فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذٰلِكَ" ❷

"امابعد، یقیناً میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: "میں اسلام

---

❶ الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ص ١٢.

❷ صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ: "الدين النصيحة لله ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم"، وقوله تعالى: ﴿إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾، رقم الحديث ٥٨، ١/١٣٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔"

آپ ﷺ نے مجھ پر [یہ] شرط عائد کی: "اور ہر مسلمان کی خیر خواہی۔"

پس میں نے اس [شرط] پر آپ کی بیعت کی۔"

بلا شک وشبہ سب لوگوں میں والدین بھی شامل ہیں جن کی خیر خواہی کی نبی کریم ﷺ نے وقتِ بیعت شرط عائد کی، بلکہ وہ خیر خواہی کے تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہیں۔ اور والدین کی خیر خواہی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بھلائی کا کام چھوڑنے پر انہیں اس کے کرنے کا حکم دیا جائے، اور برائی کے ارتکاب سے انہیں روکا جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے: "[امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے وجوب پر کتاب وسنت اور اجماع دلالت کناں ہیں، اور یہ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] النصیحۃ [خیر خواہی] کا جزء ہے جو کہ دین [1] ہے۔" [2]

پس جس طرح خیر خواہی کی غرض سے دیگر لوگوں کو نیکی کا حکم دیا جائے گا، اور برائی سے روکا جائے گا، اسی طرح والدین کا بھی احتساب کیا جائے گا۔

۳: دین کا تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہونا:

ہمارے نبی کریم ﷺ نے امت کو خبر دی ہے کہ دین اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول ﷺ، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عامۃ المسلمین کے لیے خیر خواہی ہی کا نام ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" "دین خیر خواہی ہی ہے۔"

---

[1] امام نووی کا اشارہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی [الدین النصیحۃ] [ترجمہ: دین خیر خواہی ہی کا نام ہے] کی طرف ہے۔ اس حدیث شریف کا تفصیلی ذکر دلیل نمبر ۳ میں بفضل رب العزت کیا جا رہا ہے۔

[2] شرح النووي ۲/۲۲.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے عرض کیا: "لِمَنْ ؟" "کس کے لیے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ" ❶

"اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول - ﷺ - مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کے لیے۔"

اس حدیث شریف کی روشنی میں اہل دین میں شمولیت کے لیے ایک بنیادی بات عامۃ المسلمین کی خیر خواہی ہے، اور مسلمان والدین عام لوگوں سے خیر خواہی کے زیادہ حق دار ہیں، اور ان کی خیر خواہی میں سے یہ بات بھی ہے کہ انہیں نیکی چھوڑنے کی صورت میں، اس کے کرنے، اور برائی کرنے پر، اس کو ترک کرنے کی تلقین کی جائے۔

۴: برائی کو ختم کرنے کا ہر امتی کے لیے حکمِ مصطفوی ﷺ:

ہمارے نبی کریم ﷺ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ جہاں کہیں بھی وہ برائی کو دیکھیں تا حدِ استطاعت اس کے ازالے کی کوشش کریں۔

امام مسلم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ" ❷

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے جو کوئی

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، باب بيان أن الدين النصحية ، رقم الحديث ٩٥ (٥٥) ، ١/ ٧٤

❷ المرجع السابق ، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان...... ، رقم الحديث ٧٨ (٤٩) ، ١/ ٦٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائی کو دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے، پس اگر [اس کی] طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے [بدل دے]، پس اگر [اس کی بھی] استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے، اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے برائی کے ارتکاب کرنے والے کی تخصیص نہیں فرمائی، بلکہ اس کا سرے سے ذکر ہی نہیں فرمایا۔ برائی کا ارتکاب کرنے والا کوئی بھی ہو، والدین ہوں، یا کوئی اور دوسرا۔ اہل ایمان اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اپنی بساط کی حدود میں اس برائی کے خاتمے کے لیے کوشش کریں۔

ان چار دلائل کے علاوہ کتاب وسنت میں دیگر متعدد نصوص بھی سب لوگوں کے احتساب کی فرضیت پر دلالت کناں ہیں۔ اور بلا شک وشبہ لوگوں میں والدین بھی شامل ہیں۔

علاوہ ازیں شریعتِ اسلامیہ میں والدین کو احتساب سے مستثنیٰ کرنے کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ اس کے برعکس قرآن وسنت میں ایسے بیشتر دلائل وشواہد موجود ہیں جو احتسابِ والدین کی اہمیت وضرورت کو مزید اجاگر اور واضح کرتے ہیں۔

(۲)

احتسابِ اقارب کے دلائل

سب لوگوں کے احتساب کی فرضیت پر دلالت کرنے والی نصوص شرعیہ کے علاوہ قرآن وسنت میں خصوصی طور پر احتسابِ اقارب کی فرضیت کے بھی متعدد دلائل موجود ہیں۔ انہی میں سے تین دلائل ذیل میں بتوفیق الٰہی پیش کیے جارہے ہیں:

۱: اقارب کو ڈرانے کا حکمِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اپنے قریبی رشتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داروں کو ڈرائیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ ❶

[ترجمہ: اور اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیے]

علامہ راغب اصفہانیؒ کے بیان کے مطابق [عَشِيْرَة] سے مراد آدمی کے قریبی رشتے داروں کا وہ مجموعہ ہے جن کی بدولت وہ اپنے تئیں تعداد میں زیادہ تصور کرتا ہے۔ ❷

اس آیت شریف سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ. عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴾ ❸

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں پہلے یہ بیان فرمایا کہ آپ ﷺ ڈرانے والے ہیں، پھر انہیں اپنے اقارب کو ڈرانے کا حکم دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انذارِ عام ❹ کے بعد خصوصی طور پر اقارب کو ڈرانے کا حکم دیا۔ اور اس سے اقارب کو ڈرانے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ شیخ ابن عاشورؒ نے اس بارے میں تحریر کیا ہے: ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ کا عطف ﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ. عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴾ پر ہے، اور عام کے ذکر کے بعد خاص کا ذکر اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ ❺

---

❶ سورة الشعراء /الآية ٢١٤.

❷ ملاحظہ ہو: المفردات في غريب القرآن، مادة "عشر"، ص ٣٣٥.

❸ سورة الشعراء /الآيتان / ١٩٣-١٩٤. اور ان کا ترجمہ یہ ہے: [اس [قرآن کریم] کو روح الامین [امانت دار فرشتہ جبریل علیہ السلام] لے کر آپ کے دل پر اترا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں]

❹ اس سے مراد عام لوگوں کو ڈرانا ہے۔

❺ ملاحظہ ہو: تفسير التحرير والتنوير ١٩ / ٢٠٠.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ کی حکمِ ربانی کی تعمیل :

ہمارے رسولِ کریم ﷺ نے قریبی رشتے داروں کو ڈرانے کے بارے میں حکمِ الٰہی کی پوری پوری تعمیل کی۔ اس سلسلے میں ذیل میں بتوفیقِ الٰہی تین روایات پیش کی جا رہی ہیں :

ا: دعوتِ طعام پر کنبے والوں کو ڈرانا :

امام احمدؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا :

"لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ ، قَالَ :
"جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَهُ ، فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ ، فَأَكَلُوْا وَشَرِبُوْا، قَالَ :
فَقَالَ لَهُمْ : "مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِيْنِي وَمَوَاعِيْدِي ، وَيَكُوْنُ مَعِي فِي الْجَنَّةِ ، وَيَكُوْنُ خَلِيْفَتِي فِي أَهْلِي ؟."
فَقَالَ رَجُلٌ : (لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيْكٌ) : "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا ، مَنْ يَقُوْمُ بِهٰذَا؟."
قَالَ : ثُمَّ قَالَ الْآخَرُ ، قَالَ : "فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ : "أَنَا" [1]

"جب یہ آیت ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ نازل ہوئی، تو نبی ﷺ نے اپنے کنبے کے لوگوں کو جمع فرمایا، ان کی تعداد تیس ہوگئی، وہ کھا پی چکے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا: "میرے دین اور وعدوں کی ضمانت دے کر کون جنت میں میرا ساتھی اور میرے کنبے میں میرے بعد میرا جانشین ہوگا؟"

[1] المسند ، رقم الحدیث ۸۸۳ ، ۲/۱۶۵-۱۶۶۔ شیخ احمد محمد شاکرؒ نے اس حدیث کی اسناد کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۲/۱۶۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے کہا [شریک (یعنی حدیث کے راوی) نے اس کا نام ذکر نہیں کیا]:
''اے اللہ کے رسول ـ ﷺ ـ! آپ تو [جود وسخا کے] سمندر ہیں، اس ذمہ داری کو کون سرانجام دے سکتا ہے؟''

انہوں [حضرت علی رضی اللہ عنہ] نے بیان کیا: ''پھر ایک دوسرے شخص نے [کچھ] گفتگو کی۔''

آنحضرت ﷺ نے اسی بات کی پیش کش اپنے گھر والوں پر فرمائی، تو حضرت علی ـ رضی اللہ عنہ ـ نے کہا: ''میں [یعنی میں آپ کی پیش کش قبول کرنے کے لیے حاضر ہوں]۔''

ب: کوہ صفا سے کنبے والوں کو ڈرانا:

قریبی رشتے داروں کو ڈرانے کے متعلق حکمِ الٰہی کی تعمیل کی غرض سے نبی کریم ﷺ نے ایک اور طریقہ بھی اختیار فرمایا۔ اس کا ذکر امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کردہ حدیث میں کیا ہے۔ انہوں نے بیان فرمایا:

''لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: ''يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!''ـ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ ـ حَتَّى اجْتَمَعُوْا.

فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلاً لِيَنْظُرَ مَا هُوَ.

فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: ''أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِي تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟''.

قَالُوْا: ''نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا.''

قَالَ: ''فَإِنِّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ.''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : "تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟".

فَنَزَلَتْ : ﴿ تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴾" ❶

''جب آیتِ کریمہ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ [کوہِ] صفا پر تشریف لے گئے اور پکارنے لگے: اے بنو فہر! اے بنو عدی! -قریش کے مختلف-قبیلوں کے نام لے کر انہیں بلانا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے۔

جو شخص خود نہ جا سکا اس نے اپنا قاصد بھیجا تا کہ وہ صورت حال سے آگاہ ہو۔ ابولہب اور قریش [کے دیگر لوگ] پہنچ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس وادی میں موجود گھوڑ سواروں کی ایک جماعت تم پر غارت گری کا ارادہ کر رہی ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟''

انہوں نے جواب دیا: ''ہاں، آپ کے بارے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ سچ بولا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں تمہیں شدید عذاب کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔''

ابولہب نے کہا: ''سارا دن تیری تباہی ہو، کیا تو نے اسی مقصد کی خاطر ہمیں جمع کیا ہے؟''

اس پر [یہ آیات] نازل ہوئیں: ﴿ تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ❷ ﴾ ❸

---

❶ صحيح البخاري ، كتاب التفسير ، باب ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ ، رقم الحديث ٤٧٧٠ ، ٨/٥٠١.

❷ [ترجمہ: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا]

❸ صحيح البخاري ، كتاب التفسير ، باب ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ ، رقم الحديث ٤٧٧٠ ، ٨/٥٠١.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: قومِ قریش کو ڈرانے کے متعلق ایک اور روایت:

امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ قَالَ: "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ! سَلِيْنِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا" [1]

"جب اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور فرمایا:

"اے گروہِ قریش! - یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا - اپنی جانوں کو خریدو [یعنی اطاعت الٰہی کے ذریعے اپنے آپ کو عذاب سے بچاؤ]، میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ کے روبرو تمہارے لیے بالکل کچھ نہ کرسکوں گا۔

اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکوں گا۔ اے رسول اللہ - ﷺ - کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾، رقم الحديث ٤٧٧٠، ٨/٥٠١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے فاطمہ بنت محمد -ﷺ- ! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے طلب کرلو، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔''

دوسری اور تیسری دونوں روایات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے خاندان کے قرابت داروں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے وقت اپنے چچاؤں اور پھوپھی کو بھی ڈرایا۔ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ خود ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کو بیان فرمایا۔ امام ترمذیؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ'' ❶

''عباس -رضی اللہ عنہ- رسول اللہ -ﷺ- کے چچا ہیں اور چچا باپ کی مثل ہے۔''

علامہ مبارکپوریؒ نے نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی [وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ] کی شرح میں تحریر کیا ہے: ''چچا باپ ہی کی مثل ہے، اس کا احترام باپ ہی کی طرح کیا جاتا ہے، اور اس کو اذیت پہنچانا ایسے ہی ہے جیسے کہ باپ کو اذیت دی۔'' ❷

۲: اہل کو جہنم کی آگ سے بچانے کا حکمِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ اپنی جانوں اور اپنے اہل کو جہنم کی آگ سے بچائیں۔

ارشاد رب العالمین ہے: www.KitaboSunnat.com

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ

---

❶ جامع الترمذي، أبواب المناقب، باب، رقم الحديث ۴۰۱۳، ۱۰/ ۱۸۱. امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو [حسن غریب] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۰ / ۱۸۱)؛ اور شیخ البانیؒ نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذي ۳/۲۲۲)

❷ ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ۱۰ /۱۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ ❶

[ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں، جو حکم ان کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اس کو بجالاتے ہیں]

جہنم کی آگ سے بچانے سے مراد:

حضرت قتادہؒ نے [اہل کو آگ سے بچانے] کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ انہیں اطاعت الٰہی کا حکم دے، اس کی نافرمانی سے منع کرے، ان سے احکام الٰہیہ کی پابندی کروائے، اور اس سلسلے میں ان کے ساتھ تعاون کرے، اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی کام کریں تو انہیں اس سے روک دے، اور اس پر جھڑک دے۔ ❷

حافظ ابن جوزیؒ کی بیان کردہ تفسیر کے مطابق اپنی جانوں کو عذاب سے بچانے کی صورت یہ ہے کہ اوامر الٰہیہ کی تعمیل کرے اور اس کی ممنوعہ باتوں سے دور رہے، اور اہل کو عذاب سے بچانے کی صورت یہ ہے کہ انہیں نیک اعمال کرنے کا حکم دیا جائے اور برے کاموں سے منع کیا جائے۔ ❸

علامہ ابن حیانؒ کے بیان کے مطابق اہل کو جہنم کی آگ سے بچانے کا معنی یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر لگائے رکھے، اور اپنے ذمہ فرائض کے ادا کرنے کا پابند کرے۔ ❹

---

❶ سورة التحريم / الآية ٥.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ٢٨ /١٠٧ ؛ وتفسير ابن كثير ٤/٤١٢ - ٤١٣.

❸ ملاحظہ ہو: زاد المسير ٨/٣١٢.

❹ ملاحظہ ہو: تفسير البحر المحيط ٨/٢٨٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سے مراد:

امام راغب اصفہانیؒ کے قول کے مطابق [اھل] سے مراد کسی شخص کے ہم نسب یا ہم دین لوگ ہوتے ہیں، اسی طرح اس کے پیشے سے منسلک لوگ اور ایک ہی گھر اور شہر میں رہنے والے لوگ بھی [اھل] میں شمار ہوتے ہیں۔

اصل میں آدمی کے [اھل] میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ ایک ہی مکان میں سکونت اختیار کرتے ہیں، پھر اس لفظ کے معنی میں وسعت دے کر مشترک نسل سے پیوست لوگوں کو اہل کہا جاتا ہے۔ ❶

۳: اللہ تعالیٰ کے لیے سچی گواہی دینے کا حکم:

ربِ ذوالجلال نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کے لیے سچی گواہی دیں، خواہ وہ گواہی خود ان کے، یا ان کے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف ہی ہو۔

ارشادِ رب العالمین ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ﴾ ❷

[ترجمہ: اے ایمان والو! انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے سچی گواہی دینے والے ہو جاؤ، خواہ تمہیں اپنے، یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے (تب بھی نہ جھجکو)]

اور اللہ تعالیٰ کے لیے سچی گواہی دینے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جہاں نیکی چھوڑی جائے، وہاں اس کے قائم کرنے کا حکم دیا جائے، اور جہاں کہیں برائی کا

---

❶ ملاحظہ ہو: المفردات في غريب القرآن، مادة "أهل"، ص ٢٩.

❷ سورة النساء / جزء من الآية ١٣٥.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتکاب ہو اس سے روکا جائے ، خواہ نیکی کے چھوڑنے والے اور برائی کے کرنے والے ماں باپ ہوں یا اور کوئی قرابت دار۔

علامہ غزالیؒ نے اس بارے میں تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے والدین اور رشتے داروں کے خلاف گواہی دینے سے مراد یہ ہے کہ انہیں نیکی کا حکم دیا جائے۔ ❶

شیخ ابن داود صالحیؒ نے اس سلسلے میں لکھا ہے کہ یہ آیت واضح طور پر [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے وجوب پر دلالت کناں ہے، اگرچہ اس کا تعلق ماں باپ اور رشتے داروں سے کیوں نہ ہو۔ ❷

ایک دوسری آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ ۚ ٱعْدِلُوا۟ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴾ ❸

[ترجمہ: اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ کے لیے مضبوطی سے قائم رہنے والے، انصاف کے لیے گواہی دینے والے ہو جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات کے لیے نہ ابھارے کہ تم [اس کے ساتھ] انصاف نہ کرو، انصاف کرو کہ یہی تقویٰ سے لگتی ہوئی بات ہے، اور اللہ تعالیٰ [کی نافرمانی کے نتائج] سے ڈرو، تم جو کچھ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی خبر رکھنے والا ہے]

علامہ محمد جمال الدین قاسمیؒ نے آیت کریمہ کی تفسیر میں بعض مفسرینؒ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور انصاف کے ساتھ ڈٹے رہنے کی فرضیت پر دلالت کناں ہے، اور اسی میں عدل وانصاف کے ساتھ گواہی دینا، فیصلہ

---

❶ ملاحظہ ہو: إحياء علوم الدين ٢/٣٠٧.

❷ ملاحظہ ہو: الكنز الأكبر في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ١/٤٧.

❸ سورة المائدة/الآية ٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور فتویٰ دینا شامل ہیں ۔ اسی طرح حق بات کہنے کے فریضہ میں کسی دشمن یا دوست کی وجہ سے کوتاہی نہ کی جائے اور نہ ہی خواہش کی پیروی کی جائے ۔ ❶

(۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کا احتساب

احتسابِ والدین کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کا احتساب کیا۔قرآن کریم میں اس بات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ذیل میں اس بارے میں دو مقامات سے آیات کو توفیق الٰہی سے پیش کیا جا رہا ہے:

پہلی دلیل:

سورہ مریم میں مولائے کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ يٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا يٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا . يٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا. يٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ ءَالِهَتِي يٰٓإِبْرَاهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا. قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا. وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

❶ ملاحظہ ہو: تفسير القاسمي ٦/١١٧ ؛ نیز ملاحظہ ہو: الكنز الأكبر في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ١/٤٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَدْعُوا رَبِّي عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴾ ❶

ترجمہ: اور (اے پیغمبر ﷺ) اس کتاب میں ابراہیم -علیہ السلام- کا ذکر کرو، یقیناً وہ سراپا سچائی اور نبی تھا، جب اس نے اپنے باپ سے کہا: ''اے میرے باپ! آپ کیوں ایسی چیز کی پوجا کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے، اور نہ آپ کے کسی کام آسکتی ہے۔

اے ابا جان! یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری مانیں، میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی راہبری کروں گا۔

اے میرے باپ! شیطان کی بندگی نہ کیجیے، درحقیقت شیطان تو رحمان کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

اے ابا جان! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ پر رحمٰن کی طرف سے عذاب آپڑے، اور آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔''

اس [یعنی باپ] نے کہا: ''اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے سنگ سار کر کے چھوڑ دوں گا۔ [اپنی خیر چاہتا ہے تو جان سلامت لے کر] ایک لمبی مدت کے لیے مجھ سے الگ ہو جا۔''

اس [ابراہیم علیہ السلام] نے کہا: ''[اچھا] آپ پر سلام [میں الگ ہو جاتا ہوں]، میں اپنے رب سے آپ کی بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔ میں آپ کو، اور جن کو آپ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں، چھوڑ رہا ہوں، میں اپنے رب کو پکارتا رہوں گا۔ امید ہے اپنے رب کو پکارنے میں محروم ثابت نہیں ہوں گا۔''

---

❶ الآیات ۴۱-۴۸.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جو کہ نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں، اور نہ ہی کچھ نفع پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اور جیسا کہ معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اہلِ ایمان کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت ابراہیمیہ کی پیروی کا حکم دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ [1]

ترجمہ: ''پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم حنیف [2] -علیہ السلام- کے طریقے کی پیروی کرو، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔''

اور اسی بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو دیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ [3]

ترجمہ: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں سے) کہو: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا۔ تم (سب) ابراہیم حنیف -علیہ السلام- کی اتباع کرو۔

اب امت محمدیہ -علی صاحبها الصلاة والسلام- کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے بوقتِ ضرورت اپنے والدین کا احتساب کرے۔ [4]

---

[1] سورة النحل / جزء من الآية ١٢٣.

[2] (حنیف): ہر طرف سے ہٹا ہوا (صرف دینِ حق پر کاربند رہنا والا)۔ ملاحظہ ہو: ترجمان القرآن ٢/٣٤٣.

[3] سورة آل عمران / جزء من الآية ٩٥.

[4] احتسابِ والدین کے دوران شرعی آداب کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ان آداب کا ذکر کتاب کے دوسرے حصے میں بتوفیق الٰہی کیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری دلیل:

سورۃ الأنعام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾ ❶

[ترجمہ: جب ابراہیم -علیہ السلام- نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا: "کیا آپ [پتھر کے] بتوں کو معبود مانتے ہو؟ میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے]

آیتِ کریمہ کی احتسابِ ابراہیم علیہ السلام پر دلالت:

اس آیتِ کریمہ میں یہ بات واضح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کا بتوں کے پوجنے کے سبب احتساب کیا۔

اسی بارے میں علامہ قرطبیؒ نے تحریر کیا ہے: [أَصْنَامًا] ❷ اور [آلِهَةً] ❸ دونوں فعل [أَتَتَّخِذُ] ❹ کے مفعول ہیں، اور جملہ استفہامیہ [سوالیہ] ہے، اور اس کا معنی انکار یعنی احتساب وانتقاد ہے۔ ❺

علت احتساب کا بیان:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باپ کے احتساب پر ہی اکتفا نہ کیا، بلکہ علتِ احتساب بھی بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر بایں الفاظ فرمایا: [إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ] [ترجمہ: یقیناً میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے]

اس سلسلے میں قاضی ابوسعودؒ رقم طراز ہیں: ﴿ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي

---

❶ الآية ٧٤.
❷ بتوں کو
❸ معبودان
❹ کیا تو نے بنایا ہے؟
❺ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ٧/٣٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ جملے میں انکار و توبیخ کی علت کو بیان کیا گیا ہے۔“ ❶

آیتِ کریمہ کی باپ اور دیگر اقربا کے احتساب پر دلالت:

متعدد مفسرین کرام نے بیان کیا ہے کہ یہ آیتِ کریمہ باپ اور دیگر قرابت داروں کے احتساب پر دلالت کرتی ہے۔ ذیل میں بتوفیق الٰہی ان میں سے چار حضرات کی تفاسیر سے اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں:

ا: علامہ ابن حیان اندلسیؒ نے تحریر کیا ہے:

”وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلَی الْإِنْکَارِ عَلٰی مَنْ أُمِرَ الْإِنْسَانُ بِإِکْرَامِهٖ إِذَا لَمْ یَکُنْ عَلٰی طَرِیْقَةٍ مُّسْتَقِیْمَةٍ ، وَعَلَی الْبَدَاءَ ةِ بِمَنْ یَقْرُبُ مِنَ الْإِنْسَانِ ، کَمَا قَالَ : ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْأَقْرَبِیْنَ ﴾“ ❷

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص کی عزت اور تکریم کا حکم دیا گیا ہے، صراط مستقیم سے ہٹنے کی صورت میں اس کا بھی احتساب کیا جائے گا۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ احتساب کی ابتدا اپنے قرابت داروں سے کی جائے گی۔ جیسا کہ آیتِ کریمہ: ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْأَقْرَبِیْنَ ﴾ ❸ سے ثابت ہوتا ہے۔

ب: علامہ قاسمیؒ نے بعض زیدی مفسرین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے:

”ثمرة الآیة الدلالة علی وجوب النصیحة في الدّین لا سیّما للأقارب ، فإنّ من کان أقرب فهو أهمّ . ولهذا قال تعالی : ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْأَقْرَبِیْنَ ﴾ ، وقال تعالی : ﴿ قُوْٓا أَنْفُسَکُمْ وَأَهْلِیْکُمْ نَارًا ﴾ . وقال ﷺ : ”ابدأ بمن تعول“ ❹

❶ تفسیر أبي السعود ۳/۱۵۱۔ ❷ تفسیر البحر المحیط ۴/۱۶۹۔

❸ سورة الشعراء / الآیة ۲۱۴ [ترجمہ: اپنے خاندان کے قرابت داروں کو ڈراؤ]۔

❹ تفسیر القاسمي ۶/۵۸۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نصیحت کرنا دین میں واجب ہے، خصوصاً اقارب کے لیے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ اور ارشاد فرمایا ﴿ قُوْآ أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ [1]

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ'' [2]

اسی بنا پر آنحضرت ﷺ نے [دعوت کی] ابتدا علی، خدیجہ اور زید رضی اللہ عنہم سے کی، اور یہ آپ کے ساتھ (ایک) ہی گھر میں رہائش پذیر تھے، یہ لوگ ایمان لا کر باقی لوگوں پر سبقت لے گئے، پھر آپ نے قریش کے باقی تمام لوگوں کو دعوت دی، پھر اہل عرب کو، اور پھر غلاموں کو۔ ابراہیم علیہ السلام نے [بھی] دعوت کی ابتدا اپنے باپ اور قوم سے کی۔''

ج: شیخ احمد عدویؒ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے احتساب کے واقع سے مستفاد باتیں بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

''يُرِيْنَا اللّٰهُ تَعَالَى أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ رَأَى أَبَاهُ وَقَوْمَه يَعْبُدُوْنَ الْأَصْنَامَ فَأَنْكَرَ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ تَمْنَعْهُ الْأَبُوَّةُ مِنْ ذٰلِكَ الْإِنْكَارِ، لِيُرِيَنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَدَبِ مَعَ الْآبَاءِ تَرْكُهُمْ، وَمَا هُمْ فِيْهِ مِنْ بَاطِلٍ تَأَدُّباً مَعَهُمْ، وَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْعَمَلُ مُغْضِبًا لِلْآبَاءِ فَهُوَ مُرْضٍ لِلرَّبِّ، وَحَقُّ اللّٰهِ تَعَالَى فَوْقَ حَقِّ الْآبَاءِ.'' [3]

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتلا رہے ہیں کہ اس کے نبی ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے باپ اور اپنی قوم کو بتوں کی پرستش کرتے دیکھا تو احترامِ باپ ان کے

---

[1] سورة التحريم / جزء من الآية ٥ [ترجمہ: تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ]

[2] ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى، رقم الحديث ١٤٢٦، ٣/٢٩٤. [ترجمہ: جن کی عیالت [کفالت] تیرے ذمے ہے ان سے ابتدا کر]

[3] دعوة الرسل إلى الله تعالى ص ٤٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح فرما دیا کہ باپوں کے ادب کا معنی یہ نہیں کہ انہیں غلط کام کرتے رہنے دیا جائے۔ اگر ان کا احتساب ان کے ناراض ہونے کا سبب بنتا ہے تو [کچھ پرواہ نہیں کیونکہ] یہی طرز عمل رضائے الٰہی کے حصول کا باعث ہے، اور اللہ تعالیٰ کا حق باپوں کے حق سے زیادہ ہے۔"

د: شیخ ابوبکر جزائری نے قلم بند کیا ہے:

"مِنْ هِدَايَةِ الْآيَاتِ: إِنْكَارُ الشِّرْكِ عَلَى أَهْلِهِ وَعَدَمَ إِقْرَارِهِمْ وَلَوْ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَى الْمَرْءِ." [1]

"ان آیات سے حاصل ہونے والی ہدایت کی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ مشرکوں کو شرک پر ٹوکا جائے، اور ان سے موافقت نہ کی جائے اگرچہ وہ [شرک کا ارتکاب کرنے والا] انتہائی قریبی رشتے دار کیوں نہ ہو۔"

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کا احتساب کیا، اور یہ بات بلاشک وشبہ احتسابِ والدین کی شرعی حیثیت پر دلالت کناں ہے۔

(۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے چچاؤں کا احتساب

احتسابِ والدین کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں کا احتساب کیا۔ اس بات کے تین شواہد بتوفیق الٰہی ذیل میں ذکر کیے جارہے ہیں:

ا: حکمِ الٰہی کی تعمیل میں چچاؤں اور پھوپھی کا احتساب:

آیتِ کریمہ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں اور پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو

[1] أيسر التفاسير ١/٦٢٥.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ ❶

۲: چچا ابوطالب کا احتساب:

جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں توحیدِ الٰہی کے اقرار کرنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ ، جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ : "يَا عَمِّ ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ."

فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ : "يَا أَبَا طَالِبٍ ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟."

فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ ، وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ : "هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ."

وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ."

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "أَمَا وَاللّٰهِ ! لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ." ❷

---

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ہذا کے ص ۲۸۔۲۹۔

❷ صحيح البخاري ، كتاب الجنائز ، باب إذا قال المشرك عند الموت : "لا إله إلا الله" ، جزء من رقم الحديث ۱۳۶۰ ، ۲۲۲/۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، اور ان کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا: ''اے چچا! آپ ایک کلمہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] [اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں] کہہ دیجیے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔''

اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: ''اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟''

رسول اللہ ﷺ برابر ان پر اسی [یعنی کلمہ اسلام] کو پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں بھی اپنی بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری بات یہ کہی: ''وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے۔''

انہوں نے [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کہنے سے انکار کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! جب تک مجھے روکا نہ جائے گا میں آپ کے لیے ضرور استغفار کرتا رہوں گا۔''

۴: چچا عباس رضی اللہ عنہ کا احتساب:

رسول کریم ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو انہوں نے مرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کا احتساب کرتے ہوئے انہیں ایسی خواہش کرنے سے منع فرمایا۔

دلیل:

امام احمدؒ اور امام ابو یعلیٰؒ نے ام فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی عَمِّهِ وَهُوَ شَاكٍ ، يَتَمَنَّى الْمَوْتَ لِلَّذِي هُوَ فِيهِ مِنْ مَرَضِهِ ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِهِ عَلٰى صَدْرِ الْعَبَّاسِ، ثُمَّ قَالَ : "لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَإِنَّكَ إِنْ تَبْقَ تَزْدَدْ خَيْراً يَكُوْنُ ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . وَإِنْ تَبْقَ تَسْتَعْتِبْ مِنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ ذٰلِكَ خَيْراً لَكَ". ❶

"رسول اللہ ﷺ اپنے بیمار چچا کے ہاں تشریف لائے، انہوں نے اپنی بیماری [کی شدت] کے سبب مرنے کی تمنا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست [مبارک] حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سینے پر مارا، اور پھر فرمایا: "اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! موت کی خواہش نہ کیجیے، کیونکہ اگر آپ زندہ رہ کر نیکیوں میں اضافہ کریں تو یہ بات آپ کے لیے بہتر ہے، اور اگر آپ جی کر گناہوں سے توبہ کرلیں تو یہ بات بھی آپ کے لیے بھلی ہے۔"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا، اور ساتھ ہی منع کرنے کی حکمت بھی بیان فرما دی۔

خلاصہء کلام یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچاؤں کا احتساب فرمایا، اور چچا باپ کی مانند ہوتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے خود ہی بیان فرمایا ہے ❷ اور آپ ﷺ کے اس عمل میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور قیامت کے دن کی امید رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کا

---

❶ المسند ، ٦/٣٣٩ (ط : المكتب الإسلامي) ، ومسند أبي يعلى الموصلي ، مسند أم الفضل بنت الحارث رضي الله عنها ، رقم الحديث ٦ (٧٠٧٦) ، ١٢/ ٥٠٣ ، اور متن میں ذکر کردہ الفاظ حدیث مسند ابی یعلی کے ہیں۔ مسند ابی یعلی کے محقق نے اس حدیث کی سند کو [جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش مسند أبي يعلى ١٢/ ٥٠٣).

❷ اس بارے میں حدیث شریف اور اس کی تخریج کتاب ہذا کے ص ۲۹ میں ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کثیر کرنے والوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾.

(۵)

ابن ابی ابن سلول کے بیٹے کا باپ کا احتساب

احتسابِ والدین کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والد ابن ابی ابن سلول نے رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو انہوں نے اپنے باپ کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام ترمذیؒ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

"كُنَّا فِي غَزَاةٍ ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ،

فَقَالَ الْمُهَاجِرِي : "يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ."

وَقَالَ الْأَنْصَارِي : "يَا لَلْأَنْصَارِ."

فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : "مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ؟"

قَالُوْا : "رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ."

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ."

فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَلُوْل ، فَقَالَ : "أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟

وَاللّٰهِ! لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ."

فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه : "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ."

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "دَعْهُ ، لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ." ❶

''ہم ایک غزوہ میں تھے۔ ایک مہاجر شخص نے ایک دوسرے انصاری شخص کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ یا اپنے قدم کے درمیانی حصے کے ساتھ ٹھوکر لگائی۔ مہاجر نے آواز دی: ''اے مہاجرو!'' انصاری نے بھی آواز دی: ''اے گروہِ انصار!۔''

نبی کریم ﷺ نے ان [آوازوں] کو سنا تو فرمایا: ''یہ جاہلیت کے بلاوے کیسے ہیں؟''

صحابہ نے عرض کی: ''ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری شخص کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ یا اپنے قدم کے درمیانی حصے سے ٹھوکر لگائی ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان [بلاووں] کو چھوڑو، یہ تو گندے ہیں۔''

عبداللہ بن ابی ابن سلول نے [اس واقعہ کو] سنا تو کہنے لگا: ''کیا انہوں نے [مہاجرین] نے ایسے ہی کیا؟ اگر ہم مدینہ پلٹے تو معزز لوگ ذلیل لوگوں کو وہاں سے ضرور نکال دیں گے۔''

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ تعالیٰ کے رسول ۔ﷺ۔ مجھے اس منافق کی گردن مارنے [کی اجازت] دیجیے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ۔ﷺ۔ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

''فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : ''وَاللّٰهِ! لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ أَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَزِيْزُ.''

❶ جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، سورة المنافقين، رقم الحديث ٣٥٣٤، ٩/ ١٥٤ - ١٥٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَفَعَلَ" ❶

''اس [ابن ابی ابن سلول] کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! تو اس وقت تک [شہر کی جانب] لوٹ نہیں سکتا جب تک کہ تو اس بات کا اقرار نہ کرلے کہ تو ہی ذلیل ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔''

چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا [یعنی اس بات کا اعتراف کیا]۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے سبب، اس کے قتل کی اجازت طلب کی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت نہ دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لاَ، وَلٰكِنْ بِرَّ أَبَاكَ وَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُ." ❷

''نہیں [یعنی تمہیں باپ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں]، بلکہ تو اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا معاملہ کر۔''

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ جب ابن ابی ابن سلول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا شدید احتساب کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے قتل کی بیٹے کو اجازت تو نہ دی، البتہ انہیں باپ کے احتساب پر بھی نہ ٹوکا، اور یہ واقعہ بلاشک وشبہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ضرورت

---

❶ جامع الترمذي، تفسير القرآن، سورة المنافقين، رقم الحديث ۳۵۳۴، ۱۵۵/۹. امام ترمذی نے اس حدیث کو [حسن صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۹/ ۱۵۵)؛ شیخ البانی ؒ نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي ۳/ ۱۲۰).

❷ ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، كتاب المناقب، باب في عبد الله رضی اللہ عنہ بن عبد الله بن أبي، ۳۱۸/۹. حافظ ہیثمی ؒ نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے: ''اس کو بزار ؒ نے روایت کیا، اور اس کے راوی ثقہ ہیں''۔ (المرجع السابق ۳۱۸/۹).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت اولاد کا اپنے ماں باپ کا احتساب کرنا شرعاً درست اور صحیح ہے۔

(۶)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے کا باپ کا احتساب

والدین کے احتساب کے شواہد میں سے ایک یہ ہے کہ جب ایک دفعہ دورانِ سفر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نمازِ مغرب ادا کرنے میں تاخیر کی تو ان کے بیٹے حضرت سالمؒ نے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے حضرت سالمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

"أَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمَغْرِبَ ، وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : "اَلصَّلَاةَ."

فَقَالَ : "سِرْ."

فَقُلْتُ : "اَلصَّلَاةَ."

فَقَالَ : "سِرْ."

حَتَّى صَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ، ثُمَّ قَالَ : "هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ." [1]

"ابن عمر رضی اللہ عنہما نے [ایک دن سفر میں] مغرب کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کی، اور تب انہیں اپنی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی وفات کی اطلاع دی گئی تھی، تو میں نے عرض کی: "نماز۔"

انہوں نے فرمایا: "چلتے چلو۔"

[1] صحیح البخاري ، كتاب تقصير الصلاة ، باب يصلي المغرب ثلاثاً في السفر ، جزء من رقم الحديث ١٠٩٢ ، ٥٧٢/٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے [دوبارہ] عرض کی: ''نماز۔''

انہوں نے فرمایا: ''چلتے جاؤ۔''

اس طرح جب ہم دو یا تین میل نکل گئے تو پھر وہ [سواری سے] اترے، اور نماز ادا کی۔ پھر فرمایا: ''میں نے خود دیکھا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تیزی کے ساتھ چلنا چاہتے تو اسی طرح نماز پڑھتے۔''

حافظ ابن حجرؒ نے حضرت سالمؒ کے قول [فَقُلْتُ :''اَلصَّلَاۃَ''] [میں نے کہا: ''نماز''] کے متعلق تحریر کیا ہے: ''اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ عبادت [یعنی نمازوں] کے اوقات [کی پابندی] کا کتنا اہتمام کرتے تھے۔'' ❶

حضرت سالمؒ کا خیال تھا کہ جس طرح حضر میں اوقاتِ نماز کی پابندی کی جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح سفر میں بھی پابندی ضروری ہے، اسی بنا پر جب انہوں نے اپنے والدِ محترم جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کو نمازِ مغرب ادا کرنے میں تاخیر کرتے دیکھا تو انہیں یاد دلایا کہ وقتِ نماز ہو چکا ہے، اور انہیں اس کو ٹھیک وقت پر ادا کرنا چاہیے۔ حضرت سالمؒ نے یہ تنبیہ وتذکیر ایک مرتبہ کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ دو دفعہ کی۔

بیٹے کے احتساب پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے والد ہونے کے سبب تمہیں میرے احتساب کا حق نہیں، بلکہ یہ واضح کیا کہ ان کا طرزِ عمل سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے، اس لیے ان پر احتساب درست نہیں۔ واللہ تعالی أعلم بالصواب.

---

❶ فتح الباري ٢/ ٥٧٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک دوسرے بیٹے کا باپ کا احتساب

نبی کریم ﷺ نے احرام سے پہلے خوشبو استعمال فرمائی۔ ❶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس سنت مبارک سے آگاہ نہ ہونے کے سبب اس کو پسند نہ کرتے تھے۔ اس سلسلے میں ان کے بیٹے عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی باادب طریقے سے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام ابن حزمؒ نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"دَعَوْتُ رَجُلاً ، وَأَنَا جَالِسٌ بِجَنْبِ أَبِي فَأَرْسَلْتُهُ إِلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها أَسْأَلُهَا عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، وَقَدْ عَلِمْتُ قَوْلَهَا ، وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَسْمَعَهُ أَبِي .

فَجَاءَ نِي رَسُوْلِي ، فَقَالَ : "إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ : "لا بَأْسَ بِالطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَأَصِبْ مَا بَدَا لَكَ ."

فَصَمَتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ." ❷

"میں نے اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھے ایک شخص کو بلایا، اور اس کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تا کہ ان سے احرام کے وقت خوشبو استعمال کرنے کے بارے میں دریافت کرے۔

---

❶ ملاحظہ ہو: صحیح البخاري ، کتاب الحج ، باب الطیب عند الإحرام . رقم الحدیث ۱۵۳۹، ۳/۳۹۶۔

❷ المحلّی ، مسالہ ۸۲۵، ۷/۹۰۔۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس بارے میں ان کی رائے کا پہلے سے علم تھا لیکن میں نے چاہا کہ میرے والد بھی اس کو سن لیں۔

میرے قاصد نے واپس آ کر کہا: ''یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: ''احرام کے وقت خوشبو استعمال کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ جو خوشبو چاہو استعمال کرو۔''

اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے۔

اللہ تعالیٰ بلند نصیب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خوش بخت صاحبزادے عبداللہ پر اپنی لا تعداد رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے اپنے باپ کی خلافِ سنت رائے کی اصلاح کے لیے کس قدر دانشمندانہ اور باادب طریقہ اختیار کیا۔ اے ہمارے رب حی وقیوم! ہماری اولادوں کو بھی ایسے ہی بنا دے۔ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

(۸)

بھولنے پر نبی کریم ﷺ کی یاددہانی

والدین کے احتساب کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ بھول جانے کی صورت میں آنحضرت ﷺ کو یاددہانی کروانا متعدد احادیث سے ثابت ہے۔

ذیل میں اس کے متعلق بتوفیق الٰہی تین احادیث پیش کی جا رہی ہیں:

ا: بھولی ہوئی آیات کی دورانِ نماز ہی یاددھانی کا حکم:

امام ابو داودؒ اور امام ابن حبانؒ نے حضرت مسور بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ:

''أَنَّهُ قَالَ : ''شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : ''يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذَا."

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "هَلَّا أَذْكَرْتَنِيْهَا؟" [ذَكَّرْتَنِيْهَا]" ❶

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنا، [دورانِ قراءت] آپ نے کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: ''اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھے یاددہانی کیوں نہیں کروائی؟ تم مجھے وہ (بھولی ہوئی آیات) یاد کروادیتے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: اس شخص نے عرض کی: ''میں نے سمجھا کہ وہ [آیات] منسوخ ہوچکی ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ منسوخ نہیں ہوئیں۔''

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھولی ہوئی آیات کے متعلق نماز کے بعد یاددہانی پر صحابی کو ٹوکا نہیں، بلکہ دورانِ نماز ہی آگاہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲: قراءت نماز میں تردد کے وقت لقمہ دینے کا حکم:

امام ابوداود اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ:

❶ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الفتح على الإمام في الصلاة، رقم الحديث ٩٠٢، ١٢٣/٣؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب ما يكره للمصلّي وما لا يكره، رقم الحديث ٢٢٤٠، ١٢/٦. متن میں الفاظِ حدیث سنن ابی داود کے ہیں، البتہ ابتدائے متن میں کچھ اختصار کیا گیا ہے۔ علامہ شوکانی ؒ اس حدیث کے متعلق تحریر کرتے ہیں: ''اس کو ابن حبان اور اثرم نے بھی روایت کیا ہے۔'' (نيل الأوطار ٣٧٣/٢)؛ شیخ البانی ؒ نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ١٧١/١).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلاَةً فَقَرَأَ فِيْهَا ، فَلُبِسَ عَلَيْهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبِيٍّ – رضی اللہ عنہ – "أَصَلَّيْتَ مَعَنا؟."

قَالَ : "نَعَمْ."

قَالَ : "ما مَنَعَكَ؟." ❶

"یقیناً نبی کریم ﷺ نے ایک نماز پڑھائی اور اس میں قرأت فرمائی۔ آپ کو قرأت میں شک گزرا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟"

انہوں نے عرض کی: "جی ہاں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے منع کیا۔"

امام خطابیؒ نے شرح حدیث میں تحریر کیا: "آپ کا مقصود یہ تھا کہ جب تم نے مجھے قرأت میں شک اور تردد میں دیکھا تو تمہیں مجھے لقمہ دینے سے کس بات نے روکا؟" ❷

اس حدیث شریف سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو قرأت میں شک پیدا ہونے کی صورت میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چاہیے تھا کہ وہ آپ ﷺ کو یاددہانی کروانے کی خاطر لقمہ دیتے۔

---

❶ سنن أبي داود ، كتاب الصلاة ، باب الفتح على الإمام في الصلاة ، رقم الحديث ٩٠٣ ، ٣/١٢٣-١٢٤ ؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، كتاب الصلاة، باب ما يكره للمصلّي وما لا يكره ، رقم الحديث ٢٢٤٢ ، ٦/ ١٣-١٤. متن میں الفاظ حدیث سنن ابی داود سے نقل کیے گئے ہیں۔ علامہ شوکانیؒ نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے: "اس کو حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی اسناد کے روایت کرنے والے [ثقہ] ہیں"۔ (نيل الأوطار ٢ : ٣٧٣) ؛ شیخ البانیؒ نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ١/ ١٧١).

❷ معالم السنن ١/ ٢١٦.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: نماز میں کمی پر تنبیہ کی بنا پر نقصان کی تلافی:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ:

"صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ اَلظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، فَقِيْلَ : "صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ." فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ." ❶

"ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر دو رکعت پڑھائی تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: "آپ نے دو رکعت پڑھائی ہیں" آپ ﷺ نے [مزید] دو رکعت پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، اور پھر دو سجدے کیے۔"

اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں بھول گئے، اور جب آپ ﷺ کو اس کے متعلق متنبہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس تنبیہ کے سبب بھولنے کی وجہ سے نماز میں ہونے والے نقصان کی تلافی کی۔

جب صورتِ حال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے باوجود سید الاولین والآخرین ہونے کے اس بات کی ترغیب دی کہ بھولنے کی حالت میں انہیں یاد دہانی کروائی جائے، قرأت میں شک اور تردد کے وقت ٹھیک قرأت سے آگاہ کیا جائے اور نماز میں کمی پر تنبیہ کی بنا پر نقصان کی تلافی فرمائی، تو پھر کسی اور کے بھولنے پر اس کو کیوں آگاہ نہ کیا جائے؟ غلطی کا شکار ہونے کی حالت میں اس کو بلا تنبیہ کیسے چھوڑا جائے؟ نیکی ترک کرنے پر اس کو نیکی کرنے کا حکم کیوں نہ دیا جائے؟، برائی کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس کو منع کیوں نہ کیا جائے؟، اور ایسا کرنے والا خواہ والد ہو یا والدہ یا ان کے علاوہ کوئی اور۔

---

❶ صحيح البخاري ، كتاب الأذان ، باب هل يأخذ الإمام إذا شكَّ بقول الناس ؟ رقم الحديث ٧١٥ ، ٢/ ٢٠٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹)

قرض کی حسن ادائیگی کا خود آنحضرت ﷺ کو حکم دینے کی تلقین

والدین کے احتساب کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ ہمارے نبی محترم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کی تنبیہ کی کہ انہیں خود آنحضرت ﷺ کو قرض کی حسن ادائیگی کا حکم دینا چاہیے تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زید بن سعنہ کا قصہ روایت کیا ہے۔ اور اسی قصے میں ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے گریبان کو پکڑا، اور آنحضرت ﷺ کے ذمے واجب قرض کی ادائیگی کا مطالبہ وعدۂ ادائیگی سے دو یا تین دن پہلے ہی انتہائی سخت انداز میں کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس صورتِ حال کو دیکھا تو غضبناک نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا، اور اس سے فرمایا:

"أَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ! أَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَسْمَعُ، وَتَفْعَلُ بِهِ مَا أَرَى؟ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ! لَوْلَا مَا أُحَاذِرُ فَوْتَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي هٰذَا عُنُقَكَ."

"اے اللہ تعالیٰ کے دشمن! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے وہ کچھ کہہ رہا ہے جو میں سن رہا ہوں، اور وہ کچھ کر رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ اگر وہ بات نہ ہو جائے جس کے ہونے کا مجھے اندیشہ ہے [1] تو میں اپنی اس تلوار سے تیری گردن کاٹ دیتا۔"

---

[1] یعنی نبی کریم ﷺ کے ناراض ہونے کا خدشہ نہ ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ ساری صورتِ حال کا اطمینان اور سکون سے مشاہدہ کرتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّا كُنَّا أَحْوَجَ إِلَى غَيْرِ هٰذَا مِنْكَ يَا عُمَرُ ! أَنْ تَأْمُرَنِي بِحُسْنِ الْأَدَاءِ، وَتَأْمُرَهُ بِحُسْنِ التَّبَاعَةِ." ❶

"اے عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ تمہاری جانب سے ہمیں اس کی بجائے ایک اور بات کی زیادہ ضرورت تھی۔ تم مجھے حسنِ ادائیگی کا حکم کرتے، اور اس کو اچھے انداز سے تقاضا کرنے کا حکم دیتے۔"

اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ آپ ﷺ کو قرض کی حسنِ ادائیگی کا حکم دیتے۔

حدیث پر امام ابن حبان رحمہ اللہ کا قائم کردہ باب:

[ذِكْرُ الاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَّأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ وَمِثْلَهُ وَدُوْنَهُ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا إِذَا كَانَ قَصْدُهُ فِيْهِ النَّصِيْحَةَ دُوْنَ التَّعْيِيْرِ] ❷

[آدمی کے دین و دنیا کے اعتبار سے اپنے سے بلند مقام والے، برابر رتبے والے، اور کم درجے والے کو نیکی کا حکم دینے کے مستحب ہونے کا ذکر، جب کہ اس کا مقصد نصیحت ہو، طعن زنی نہ ہو]

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب الصدق والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ذكر الاستحباب للمرء أن يأمر بالمعروف من هو فوقه ومثله ودونه في الدين والدنيا إذا كان قصده فيه النصيحة دون التعيير، جزء من رقم الحديث ٢٢٨، ١/٥٢١-٥٢٢. حافظ مزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے: "یہ حدیث [حسن] اور دلائل نبوت میں مشہور ہے"۔ (التهذيب ٧/٢٤٣-٢٤٤، منقول از هامش الإحسان ١/٥٢٥).

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ١/٥٢١.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

والدین کے عظیم حق کے سبب ان کا احتساب

مقصودِ احتساب:

احتساب درحقیقت محتسب علیہ ❶ کی مصلحت اور فائدے کے لیے کیا جاتا ہے۔ واجب الذمہ نیکی چھوڑنے والا اور برائی کا ارتکاب کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کو دعوت دیتا ہے۔ احتساب کرنے والا اس کو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے منع کرتا ہے تاکہ وہ احکامِ شریعت کی پابندی کر کے دنیا وآخرت میں عذابِ الٰہی سے محفوظ ومامون ہو جائے، اور دنیوی اور اخروی سعادتوں سے بہرہ ور ہو جائے۔

علامہ غزالیؒ نے [اَلْحِسْبَۃُ] کی تعریف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

"اَلْحِسْبَۃُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْمَنْعِ عَنْ مُّنْکَرٍ لَحَقِّ اللّٰہِ، صِیَانَۃً لِلْمَمْنُوْعِ عَنْ مَقَارَفَۃِ الْمُنْکَرِ" ❷

"الحسبہ سے مراد یہ ہے کہ محتسب علیہ کو حق اللہ تعالیٰ کے متعلق برائی کے ارتکاب سے بچانے کی خاطر منع کرنا۔"

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ احتساب کا مقصود محتسب علیہ کی خیر خواہی ہے۔

خیر خواہی کے اوّلین حق دار:

اور لوگوں میں سے ہماری خیر خواہی کے سب سے زیادہ حق دار

---

❶ [محتسب علیہ] سے مراد وہ شخص ہے جس کو نیکی ترک کرنے پر اس کے کرنے کا حکم دیا جائے، اور برائی کے ارتکاب کرنے پر اس سے منع کیا جائے۔

❷ إحیاء علوم الدین ۲/۳۲۷.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے والدین ہیں، کیونکہ ان کے احسانات ہم پر بہت ہی زیادہ ہیں۔ والدین کے عظیم حق کو متعدد احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ اس بارے میں بتوفیق الٰہی ذیل میں دو احادیث پیش کی جارہی ہیں:

ا: امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

"جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟"

قَالَ: "أُمُّكَ."

قَالَ: "ثُمَّ مَنْ؟"

قَالَ: "أُمُّكَ."

قَالَ: "ثُمَّ مَنْ؟"

قَالَ: "أُمُّكَ."

قَالَ: "ثُمَّ مَنْ؟"

قَالَ: "أَبُوْكَ." [1]

"ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری ماں ہے۔"

اس نے پوچھا: "اس کے بعد کون ہے؟"

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من أحقّ الناس بحسن الصحبة، رقم الحديث ٥٩٧١، ١٠/ ٤٠١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری ماں ہے۔''

اس نے دریافت کیا: ''اس کے بعد کون ہے؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری ماں ہے۔''

اس نے پوچھا: ''پھر کون ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تمہارا باپ ہے۔''

۲: حضرات ائمہ احمد، بخاری، ابن ماجہ اور حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت مقدام ابن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ (ثَلَاثًا). إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِآبَائِكُمْ . إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ" [1]

''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تمہیں اللہ تعالیٰ ماؤں کے ساتھ [حسنِ سلوک کی] وصیت فرماتا ہے۔ (آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے)، بلاشک وشبہ تمہیں اللہ تعالیٰ باپوں کے ساتھ [اچھے سلوک] کی وصیت فرماتا ہے۔ تحقیق تمہیں اللہ تعالیٰ اقربا کے ساتھ درجہ بدرجہ [عمدہ سلوک کی] وصیت کرتا ہے۔''

ان حدیثوں کا تقاضا یہ ہے کہ والدین کو نیکی کا حکم دینے اور انہیں برائی سے روکنے کا اہتمام دوسرے لوگوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہو۔

---

[1] المسند، (۱۳۲/٤) (ط. المكتب الإسلامي)؛ والأدب المفرد، باب برّ الأقرب فالأقرب، رقم الحديث ٦٠، ص ٣٧؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب بر الوالدين، رقم الحديث ٣٧٠٥، ٣٠٨/٢، والمستدرك على الصحيحين ١٥١/٤. متن میں الفاظِ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجه ٢٩٥/٢؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ١٦٦٦، ٤/ ٢٢٩۔ ٢٣٠).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتسابِ والدین کے متعلق اقوالِ علماء:

شیخ عمر سنامیؒ نے تحریر کیا ہے:

"وَاعْلَمْ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَسْقُطُ بِحَقِّ الْأُبُوَّةِ وَالْأُمُوْمَةِ لِأَنَّ النُّصُوْصَ مُطْلَقَةٌ ، وَلِأَنَّ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ الْمَنْفَعَةَ لِلْمَأْمُوْرِ وَالْمَنْهِيِّ ، وَالْأَبُ وَالْأُمُّ أَحَقُّ أَنْ يُّوْصِلَ الْوَلَدُ إِلَيْهِمَا الْمَنْفَعَةَ ." [1]

"اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ماں یا باپ [کے تقدس اور مقام و مرتبہ] کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے، کیونکہ اس بارے میں نصوص سب کے احتساب کو شامل ہیں۔ علاوہ ازیں احتساب تو محتسب علیہ کے فائدے کے لیے ہے، اور اولاد کی نفع رسانی کے سب سے زیادہ حق دار والدین ہیں"

ب: باپ کے احتساب کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ محمد احمد عدویؒ نے تحریر کیا ہے:

"إِنَّ الْأَبَ قَدْ أَحْسَنَ إِلٰى وَلَدِهِ الْإِحْسَانَ كُلَّهُ بِتَرْبِيَتِهِ وَالْإِنْعَامِ عَلَيْهِ ، فَكَانَ مِنَ اللَّائِقِ مُكَافَأَتُهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْإِحْسَانِ ، وَإِنَّ أَكْبَرَ الْإِحْسَانِ لِلْأَبِ دَعْوَتُهُ إِلٰى مَافِيْهِ سَعَادَتُهُ ، وَإِنْقَاذُهُ مِنَ النَّارِ ." [2]

"یقیناً باپ اپنے بچے کی تربیت کے ذریعے اور اس کو دیگر نعمتیں مہیا کر کے اس پر کمال احسان کرتا ہے، اور مناسب بات یہ ہے کہ اس کے اس احسان کا بدلہ چکایا جائے، اور باپ کے ساتھ سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس کو ایسی بات کی دعوت دی جائے جس میں اس کی سعادت ہو، اور اس کو جہنم کی آگ سے بچانا ہو۔"

---

[1] نصاب الاحتساب ص ۸۹.
[2] دعوة الرسل إلى الله تعالى ص ٤٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتسابِ والدین کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ایک مثال:

احتسابِ والدین کی اہمیت وضرورت کو ایک مثال کے ذریعے سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین کے کمرے میں آگ بھڑک رہی ہے، اور قریب ہے کہ وہ آگ انہیں جھلس کر ختم کر دے۔ ان کا بیٹا گھر کے ایک دوسرے کمرے میں بیٹھا ہے۔ ایسی حالت میں بیٹے کی ذمہ داری کیا ہے؟ کیا اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے کمرے میں بیٹھا تماشا دیکھتا رہے، یہاں تک کہ آگ اس کے عظیم محسن باپ کو کھا جائے، وہی محسن جس نے اس کی خاطر شب وروز محنت کی، گرمی کی حدت اور سردی کی شدت برداشت کی، طوفان، سیلاب، خوف اور پردیس کی مشقتیں اور صعوبتیں اس کی جدوجہد کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ کیا وہ ایسے محسن باپ کو آگ میں جلنے دے گا؟

کیا وہ اپنی پیاری ماں کو آگ میں جلتا دیکھ کر صبر کرے گا، وہی سراپا شفقت اور مجسمہ ایثار ہستی جس نے انتہائی کرب ومشقت سے اس کو ایک مدت تک اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا، پھر کم وبیش دو سال تک دودھ پلایا، وہی ماں کہ ساری ساری رات اس کی بیماری کے سبب تڑپتے، اس کی خدمت اور تیمارداری کرتے بسر کرتی، شدت کی سرد راتوں میں بستر کے خشک اور گرم حصے کو اس کے لیے مخصوص کرتی اور خود بصد خوشی گیلے اور ٹھنڈے حصے پر رات گزار دیتی، کیا وہ برداشت کرے گا کہ ایسی شفیق ہستی کو آگ اس کی آنکھوں کے سامنے نگل جائے اور وہ بے حس وحرکت تماشا دیکھتا رہے؟

اور جب دنیا کی آگ سے والدین کو بچانے کے متعلق اولاد کا طرزِ عمل یہ ہونا چاہیے، تو جہنم کی آگ سے والدین کو بچانے کی غرض سے ایک ہوش مند بیٹے یا بیٹی کی سعی وکوشش کس قدر شدید اور زیادہ ہوگی؟ اور یہ معلوم ہے کہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ستر حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہے۔ ❶

اور جو بیٹا یا بیٹی والدین کو جلتے ہوئے دیکھ کر چپ سادھ لے، اور انہیں بچانے کی غرض سے کچھ کوشش نہ کرے تو کیا اس کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، رب کعبہ کی قسم!

(١١)

احتساب والدین سے محتسب کے زور احتساب میں اضافہ

احتسابِ والدین کی اہمیت اس بات سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی بدولت احتساب کرنے والے پر طعن وتشنیع کے امکانات کافی کم ہو جاتے ہیں۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ احتساب میں اپنے اور پرائے میں تمیز اور فرق نہیں کیا جا رہا، جس بات کا حکم انہیں دیا جا رہا ہے اسی بات کا حکم محتسب اپنے والدین کو کر رہا ہے، جس برائی سے انہیں روک رہا ہے اسی سے وہ اپنے والدین کو باز کر رہا ہے، تو اس سے ان کے دلوں میں غالباً احتساب کی قوت وتاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

---

❶ امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ" قِيْلَ "يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً" قَالَ: "فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا." (صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار وأنها مخلوقة، رقم الحديث ٣٢٦٥، ٦/٢٣٠).

[ترجمہ:...... "تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے"۔ عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً وہی [دنیا کی آگ] [جلانے کے لیے] کافی تھی"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس [جہنم کی آگ] کو اس [دنیا کی آگ] پر انہتر گنا زیادہ کیا گیا ہے۔ اس کے ہر حصے کی گرمی اس کی [یعنی دنیا کی آگ کی] مانند ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض علمائے امت کے اقوال:

قرآن وسنت کی بعض نصوص کی تفسیر وشرح کے ضمن میں بعض علمائے امت نے اس حقیقت کو خوب کھول کر بیان کیا ہے۔ذیل میں ان میں سے تین حضرات کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

ا: علامہ رازیؒ کا بیان:

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی ﴿ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ. وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴾ ❶ کی تفسیر میں علامہ رازیؒ نے تحریر کیا ہے:

"بَدَأَ -سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى- بِالرَّسُوْلِ ﷺ فَتَوَعَّدَهُ إِنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِدَعْوَةِ الْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ ، وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ إِذَا تَشَدَّدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَوَّلًا ، ثُمَّ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ ، لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ طَعْنٌ الْبَتَّةَ ، وَكَانَ قَوْلُهُ أَنْفَعَ وَكَلَامُهُ أَنْجَعَ." ❷

"اللہ تعالیٰ نے [غیر اللہ کو پکارنے سے روکنے کی] ابتدا رسول کریم ﷺ سے فرمائی، اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو پکارنے سے ڈرایا، اور پھر انہیں حکم دیا کہ وہ درجہ بدرجہ اپنے اقارب کو بھی [اسی بات کا] حکم دیں، اور یہ اس لیے کہ جب وہ [اس بارے میں] پہلے اپنے آپ پر اور پھر اپنے رشتہ داروں پر سختی کریں گے تو کسی کے لیے طعن زنی کی گنجائش باقی نہ رہے گی، اور آپ کی بات زیادہ مفید اور دعوت زیادہ موثر ہوگی۔"

---

❶ سورة الشعراء / الآيتان ٢١٣-٢١٤ [ترجمہ: سو آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں ورنہ آپ بھی سزا پانے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے، اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے]

❷ التفسير الكبير ١٧٢/٢٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: شیخ عدویؒ کی تحریر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو دعوت دینے کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ محمد عدویؒ نے قلم بند کیا ہے:

"وَمِنْ فَوَائِدِ دَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لِأَبِيهِ أَنْ يُقِيمَ الْحُجَّةَ عَلَى قَوْمِهِ، حَتّٰى لَا يَقُوْلُوْا: لِمَاذَا يَدَعُ أَقَارِبَهُ فِي ضَلَالِهِمْ وَيَدْعُوْنَا؟ أَلَيْسَ مِنَ اللَّائِقِ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَ قَرِيْبٍ وَبَعِيْدٍ، إِذَا كَانَ مَا يَقُوْلُهُ حَقًّا؟ فَلِكَيْ تَنْقَطِعَ أَعْذَارُهُمْ دَعَا أَبَاهُ إِلَى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهُ كَمَا دَعَا قَوْمَهُ." ❶

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو دعوت دینے کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی قوم پر اتمام حجت ہو جائے، اور ان میں سے کوئی یہ کہنے کی جسارت نہ کر سکے کہ جب وہ اپنے قرابت داروں کو گم راہی سے نکلنے کی دعوت نہیں دے رہا تو پھر ہمیں کیوں دعوت دیتا ہے؟ اگر اس کی دعوت سچی ہے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ وہ دعوت میں قریبی اور اجنبی میں فرق روا نہ رکھے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے اس عذر کی بیخ کنی کی خاطر اپنے باپ کو اسی طرح صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا جس طرح کہ انہیں دیا۔"

شیخ عدویؒ نے یہ بھی لکھا ہے:

"وَلَعَلَّ هٰذَا هُوَ السِّرُّ فِي تَكْلِيفِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ بِإِنْذَارِ عَشِيْرَتِهِ الْأَقْرَبِيْنَ قَبْلَ إِنْذَارِهِ لِقَوْمِهِ، وَقَدْ صَدَعَ بِالْأَمْرِ، وَأَخَذَ يَجْمَعُهُمْ وَيُخَوِّفُهُمْ مِنَ اللّٰهِ وَيُرِيْهِمْ أَنَّهُ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ شَيْئًا

❶ دعوة الرسل ص ٤٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا هُمْ خَالَفُوْهُ. وَأَخَذَ يَقُوْلُ: "يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِيْنِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا [1]" [2]

"شاید اسی حکمت کی بنا پر ہمارے نبی کریم ﷺ کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ اپنی قوم کو ڈرانے سے پہلے اپنے قرابت داروں کو ڈرائیں۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ نے اعلانِ حق کیا تو اپنے اقارب کو جمع کرنا اور ڈرانا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے ان پر واضح کر دیا کہ اگر انہوں نے آپ کی نافرمانی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے سلسلے میں ان کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عباس بن عبدالمطلب -رضی اللہ عنہ- ! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے رسول اللہ -ﷺ- کی پھوپھی صفیہ -رضی اللہ عنہا- ! میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے کسی کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد -ﷺ- ! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے طلب کر لو، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔"

۳: خطبہ حجۃ الوداع کے حوالے سے امام نوویؒ کا بیان:

حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی باتوں کو کلی طور پر منسوخ کرنے کا ارادہ فرمایا، تو سب سے پہلے اپنے قرابت داروں کے زمانہ جاہلیت کے غیر شرعی حقوق کے ابطال کا اعلان فرمایا۔

---

[1] حدیث شریف کے حوالے کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب هذا کا ص ۲۸.

[2] دعوة الرسل إلى الله تعالى ص ٤٤ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلمؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"فَأَتَى (ﷺ) بَطْنَ الْوَادِي ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : "إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا ، أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُهُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ . وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا ، رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ ." [1]

"آنحضرت ﷺ وادی عرنہ تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً تمہارے خون اور مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے۔ خبردار! (سنو) جاہلیت کی ہر بات میرے قدموں کے نیچے ہے [یعنی اس کو ختم کیا جاتا ہے]، جاہلیت کے خونوں [کے انتقام] کو ختم کیا جاتا ہے، اور اپنے خونوں میں سے سب سے پہلا خون جس کو میں ختم کرتا ہوں، وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، جو کہ قبیلہ بنو سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل [قبیلے کے لوگوں] نے اس کو قتل کر دیا۔ زمانہ جاہلیت کا سود ختم کیا جاتا ہے، اور پہلا سود جس کو میں ختم کرتا ہوں ہمارا سود ہے، اور وہ سود عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہے، وہ سارے کا سارا ختم کیا جاتا ہے۔"

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ ، جزء من رقم الحديث ١٤٧ (١٢١٨) ، ٢ : ٨٨٦ - ٨٨٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خطبہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جاہلیت کے معاملات کو کلی طور پر ختم کرنے کے ارادے کو عملی شکل دینے کی ابتدا اپنے قرابت داروں کے متعلقہ حقوق کو ختم کرنے سے کی۔

امام نوویؒ نے اس خطبہ پر تعلیق کے دوران تحریر کیا ہے:

"إِنَّ الإِمَامَ وَغَيْرَهُ مِمَّنْ يَأْمُرُ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ يَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ يَنْبَغِيْ أَنْ يَبْدَأَ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِهِ فَهُوَ أَقْرَبُ إِلَى قُبُوْلِ قَوْلِهِ" ❶

''نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے امام اور دیگر حضرات کو چاہیے کہ وہ اس کی ابتدا خود اپنے آپ سے، اور اپنے گھر والوں سے کریں۔ اس سے ان کی بات کی قبولیت کے امکانات میں اضافہ ہوتا ہے۔''

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ والدین کے احتساب کی وجہ سے، بلکہ احتساب کی ابتدا ہی ان سے کرنے کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احتساب کی قوت میں اضافہ، اور احتساب کرنے والے پر طعن زنی کے امکانات میں خاصی کمی ہوتی ہے۔ واللہ تعالى أعلم بالصواب.

(۱۲)

کنبے میں مقامِ والدین کی بنا پر ان کا احتساب

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مقام ومرتبے والے حضرات کا نیکی کی راہ اختیار کرنے، اور اس کو چھوڑنے کا، اپنے زیرِ اثر لوگوں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اسی بنا پر حضرات انبیاء اپنی قوموں کے رؤساء اور سرداروں کو دعوتِ دین دینے کا خاص اہتمام کرتے۔

---

❶ شرح النووي ۸/ ۱۸۲.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنبے میں والدین کی اہمیت وحیثیت کے بارے میں دو رائیں نہیں ہیں، ان کے بھلائی کے کام کرنے اور غلط باتوں سے اجتناب میں بجائے خود نیکی کی خاموش، مگر پر اثر دعوت، اور برائی سے گریز کی پرزور تلقین ہوتی ہے، اور اسی طرح ان کے نیک کام چھوڑنے اور برائی کا ارتکاب کرنے میں بذات خود نیکی ترک کرنے اور بدی کرنے کی خاموش، مگر زوردار تحریک موجود ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

إِذَا كَانَ رَبُّ الْبَيْتِ بِالدَّفِّ ضَارِباً
فَشِيمَةُ أَهْلَ الْبَيْتِ كُلِّهِمُ الرَّقْصُ

''جب گھر کا سربراہ دف پیٹنے والا ہوگا، تو گھر والوں کا دستور تو رقص کرنا ہی ہوگا۔''

اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ موجودہ دور کی بعض تحقیقات اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ نوجوانوں میں منشیات کے عام ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے باپ نشہ آور چیزیں اور ان کی مائیں تسکین آور دوائیں استعمال کرتی ہیں۔ [1]

والدین کی یہ حیثیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کے احتساب کا اہتمام دوسرے افراد کے مقابلے میں زیادہ کیا جائے تاکہ کنبے میں نیکی کا چلن اور غلبہ ہو، اور بدی کے ختم ہونے کے امکانات میں بفضل رب العزت اضافہ ہو۔

---

[1] ملاحظہ ہو: التدابير الواقية من المخدّرات (رسالة الدكتوراة) للدكتور فيصل بن جعفر بالي۔ اور اسی میں ہے کہ مصر میں ڈاکٹر سلوی علی سلیم نے منشیات کے عادی نوجوانوں کے بارے اعداد وشمار ذکر کرتے ہوئے یہ تحریر کیا ہے کہ ''نشہ کے رسیا ۶۸ فیصد نوجوانوں نے کہا: ''ان کے باپ منشیات کے عادی تھے'' اور ۲۰ فیصد نوجوانوں نے کہا: ان کی مائیں تسکین آور دوائیں استعمال کرتی ہیں''۔ (ص ۱٤۷).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث ثانی

احتسابِ والدین کے درجات اور آداب

تمہید:

احتسابِ والدین کی شرعی حیثیت واضح ہونے پر ذہنوں میں درج ذیل دو سوالات اٹھتے ہیں:

ا: ان کے احتساب کے دوران کون کون سے درجات استعمال کیے جائیں؟

۲: ان کے احتساب کے وقت کن آداب کی پابندی کی جائے؟

اس مبحث میں انہی دو سوالوں کے متعلق بتوفیقِ الٰہی گفتگو کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سمجھنے سمجھانے میں آسانی کی غرض سے بات درج ذیل تین عنوانوں کے ضمن میں پیش کی جا رہی ہے؟

ا: ادب کے ساتھ خیر وشر سے آگاہ کرنا اور وعظ ونصیحت کرنا

۲: احتسابِ والدین کے دوران سخت روی

۳: والدین سے متعلقہ برائی کا ہاتھ سے بدلنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)
ادب کے ساتھ خیر وشر سے آگاہ کرنا اور وعظ ونصیحت کرنا

احتسابِ والدین کے دو درجے:

احتساب کے درجات میں سے پہلا درجہ محتسب علیہ کو چھوڑی جانے والی نیکی کی اہمیت وحیثیت اور اس کے اجر وثواب سے آگاہ کرنا، اور ارتکاب کی جانے والی غلطی کی سنگینی اور اس کے گناہ کی خبر دینا ہے۔

احتساب کا دوسرا درجہ وعظ ونصیحت ہے۔اس سے مراد نیکی کے ترک کرنے والے، اور برائی کا ارتکاب کرنے والے کو یہ بات ذہن نشین کروانا ہے کہ وہ اپنے طرزِ عمل سے جبار وقہار رب کے غیض وغضب کو دعوت دے کر اپنی تباہی اور بربادی کے لیے سامان مہیا کر رہا ہے، اس کو یہ بات بھی سمجھانا ہے کہ شریعت کی پابندی میں رحمٰن ورحیم رب کی خوشنودی ہے، اور اسی میں بندے کی دنیوی اور اخروی سعادت، کامیابی اور کامرانی ہے۔لہٰذا وہ نیکی کی راہ پر آ جائے اور بدی سے دور ہو جائے۔

دورانِ احتساب اولاد اپنے والدین کے لیے مذکورہ بالا دونوں درجے استعمال کرے۔

ان درجوں میں ادب واحترام کی پاسداری کے دلائل:

والدین کو خیر وشر سے آگاہ کرتے وقت اور انہیں وعظ ونصیحت کرنے کے دوران اولاد ان سے گفتگو انتہائی نرمی، ادب اور احترام سے کرے۔اولاد کے رویے اور طرزِ عمل میں تواضع اور انکسار نمایاں ہو۔

ذیل میں اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تین دلائل پیش کیے جا رہے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا: والدین کے ادب واحترام کا حکمِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ادب واحترام کے متعلق شدید تاکید کی ہے۔ قرآن کریم کے دو مقامات سے آیاتِ کریمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا ﴾ ❶

[ترجمہ: اور آپ کا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا، اور نہ انہیں جھڑکنا، اور ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا]

ب: مولائے کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسٰنَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْلِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ ❷

[ترجمہ: ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں وصیت کی ہوئی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ برداشت کر کے اس کو اٹھائے رکھا، اور اس

---

❶ سورة الإسراء / الآيتان ٢٣-٢٤ ❷ سورة لقمان / الآيتان ١٤-١٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دودھ چھڑائی، دو سال میں ہے، [اس لیے ہم نے اسے تاکید کی ہے] کہ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر گزار بن کر رہ، اگر وہ دونوں تمہیں اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرا جس کا تجھ کو علم نہیں، تو تو ان کی بات نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا رہ، اور اس کی راہ پر چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو، پھر تم نے میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے، پھر میں تم لوگوں کو تمہارے اعمال سے آگاہ کروں گا]

احتساب کے متعلق عام قاعدہ اور ضابطہ یہ ہے کہ سب کا احتساب نرمی، شفقت، محبت، پیار اور ادب واحترام سے کیا جائے، استثنائی اور غیر معمولی حالات کے علاوہ کسی کے ساتھ بھی درشتی اور سخت روی استعمال نہ کی جائے۔ جب عام لوگوں کے احتساب کے دوران اس قانون کی پاسداری ضروری ہے کہ تو احتسابِ والدین کے دوران تو اس کی پابندی بہت ہی اہم ہوگی کیونکہ ان کے ساتھ اچھے معاملے کی اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر وصیت فرمائی ہے، ان کا ادب واحترام کرنے اور ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔

۲: احتساب ابراہیمی میں ادب واحترام:

اللہ تعالیٰ نے سیرت ابراہیم علیہ السلام کو بہترین نمونہ قرار دیا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کو اسوہ ابراہیمی کی اتباع کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ [1]

[ترجمہ: پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ابراہیم حنیف۔علیہ السلام۔ کی ملت کی اتباع کرو]

---

[1] سورة النحل / جزء من الآية ۱۲۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں بھی اسی بات کا حکم دیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ ❶

[ترجمہ: کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، تم ابراہیم حنیف۔علیہ السلام۔ کی ملت کی پیروی کرو]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کا احتساب کیا۔ دورانِ احتساب انہوں نے کمال نرمی، محبت، ادب، احترام اور تواضع کا مظاہرہ کیا۔ ہم مسلمان بھی اس بات کے پابند ہیں کہ والدین کے احتساب کے وقت اسوہ ابراہیمی کو اپنائیں۔ قرآن کریم میں ان کے احتساب کا بایں الفاظ ذکر کیا گیا ہے:

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا. إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ يٰأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لاَ يَسْمَعُ وَلاَ يُبْصِرُ وَلاَ يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا. يٰأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْ أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا. يٰأَبَتِ لاَ تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا. يٰأَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا. قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ ءَالِهَتِي يٰإِبْرَاهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا. قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴾ ❷

[ترجمہ: اس کتاب میں ابراہیم۔علیہ السلام۔ کا قصہ بیان کرو۔ بے شک وہ بڑا ہی راست باز اور نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا: ''اے ابا جان! آپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے، اور نہ ہی آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے؟ اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ

---

❶ سورة آل عمران / جزء من الآية ٩٥. ❷ سورة مريم / الآيات ٤١-٤٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری مانیں، میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی راہ نمائی کروں گا۔ اے میرے ابا جان! آپ شیطان کی پرستش سے باز آجایئے، یقیناً شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ پر رحمٰن کا عذاب نہ آپڑے تو پھر آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔ اس [ابراہیم علیہ السلام کے والد] نے کہا: ''اے ابراہیم ۔علیہ السلام۔! کیا تو میرے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا، اور تو ایک مدت دراز کے لیے مجھ سے الگ ہو جا'' انہوں [ابراہیم علیہ السلام] نے کہا: ''آپ پر سلام ہو، میں اپنے رب سے آپ کی بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے]

اس احتساب میں ادب واحترام پر دلالت کناں پانچ باتیں:

اس قصے میں باپ کے احتساب کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نرمی، ادب اور احترام متعدد باتوں میں نمایاں ہے۔ ذیل میں ان ہی میں سے پانچ باتوں کی بفضل رب العزت نشان دہی کی جارہی ہے:

ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نصیحت کے ہر جملے کی ابتدا میں [يَٰٓأَبَتِ] کے الفاظ کے ذریعے اپنے والد کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کروانے کی کوشش کی کہ ان دونوں میں باپ بیٹے کا عظیم خونی رشتہ ہے، اور اس رشتے کا تقاضا ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی خیر خواہی کا شدت سے حریص اور خواہش مند ہوتا ہے۔

ب: انہوں نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ وہ اپنے عمل میں غور وفکر کریں، وہ تو ایسی چیز کی عبادت کر رہے ہیں جو نہ سنتی ہے، اور نہ دیکھتی ہے، اور نہ ہی کسی کام آسکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: انہوں نے اپنے باپ کے جاہل ہونے کا فتویٰ صادر نہ کیا، اور نہ ہی ازراہِ تکبر اپنے تئیں بہت بڑا عالم ہونے کا دعویٰ کیا، بلکہ انہوں نے کمال تواضع سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ ایسا علم دیا ہے کہ ان کے باپ کو نہیں دیا گیا۔

د: انہوں نے اپنے باپ کو بتلایا کہ ان کا شرک شیطان کی پیروی کی وجہ سے ہے جو کہ ان کا دشمن ہے۔

ہ: انہوں نے اپنے باپ کو یہ نہ کہا کہ آپ پر عذابِ الٰہی آنے والا ہے۔ بلکہ انتہائی تواضع اور ادب سے اپنے خدشے کا اظہار کیا کہ کہیں ان پر رحمٰن کا عذاب نازل نہ ہو جائے۔

علامہ زمخشریؒ کی تحریر:

اس بارے میں علامہ زمخشریؒ نے تحریر کیا ہے:

" اُنْظُرْ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ أَبَاهُ وَيَعِظَهُ فِيْمَا كَانَ مُتَوَرِّطاً فِيْهِ مِنَ الْخَطَأِ الْعَظِيْمِ وَالاِرْتِكَابِ الشَّنِيْعِ ، مِنَ الْغَبَاوَةِ الَّتِي لَيْسَ بَعْدَهَا غَبَاوَةٌ ، كَيْفَ رَتَّبَ الْكَلاَمَ مَعَهُ فِي أَحْسَنِ اِتِّسَاقٍ ، وَسَاقَهُ أَرْشَقَ مَسَاقٍ مَعَ اسْتِعْمَالِ الْمُجَامَلَةِ وَاللُّطْفِ وَالرِّفْقِ وَاللِّيْنِ وَالأَدَبِ الْجَمِيْلِ وَالْخُلُقِ الْحَسَنِ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ طَلَبَ مِنْهُ أَوَّلاً الْعِلَّةَ فِي خَطَئِهِ .

ثُمَّ ثَنَّى بِدَعْوَتِهِ إِلَى الْحَقِّ مُتَرَفِّقاً بِهِ مُتَلَطِّفًا فَلَمْ يُسَمِّ أَبَاهُ بِالْجَهْلِ الْمُفْرِطِ وَلاَ نَفْسَهُ بِالْعِلْمِ الْفَائِقِ ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ : إِنَّ مَعِي طَائِفَةً مِنَ الْعِلْمِ وَشَيْئًا مِنْهُ لَيْسَ مَعَكَ ، وَذٰلِكَ عِلْمُ الدَّلاَلَةِ عَلَى الطَّرِيْقِ السَّوِيِّ فَلاَ تَسْتَنْكِفْ. وَهَبْ أَنِّي وَإِيَّاكَ فِي مَسِيْرٍ ، وَعِنْدِي مَعْرِفَةٌ بِالْهِدَايَةِ دُوْنَكَ فَاتَّبِعْنِي أُنْجِكَ مِنْ أَنْ تَضِلَّ وَتَتِيْهَ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ ثَلَّثَ بِتَثْبِيْطِهِ وَنَهْيِهِ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ بِأَنَّ الشَّيْطَانَ الَّذِي اسْتَعْصَى عَلَى رَبِّكَ الرَّحْمٰنِ الَّذِي جَمِيْعُ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عِنْدِهِ ، وَهُوَ عَدُوُّكَ الَّذِي لاَ يُرِيْدُ بِكَ إِلاَّ كُلَّ هَلاكٍ وَخِزْيٍ وَنَكَالٍ ، وَعَدُوُّ أَبِيْكَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَأَبْنَاءِ جِنْسِكَ كُلِّهِمْ ، وَهُوَ الَّذِي وَرَّطَكَ فِي هٰذِهِ الضَّلاَلَةِ ، وَأَمَرَكَ بِهَا وَزَيَّنَهَا لَكَ .

ثُمَّ رَبَّعَ بِتَخْوِيْفِهِ سُوْءَ الْعَاقِبَةِ وَبِمَا يَجُرُّهُ مَا هُوَ فِيْهِ مِنَ التَّبِعَةِ وَالْوَبَالِ ، وَلَمْ يُخِلَّ ذٰلِكَ مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ حَيْثُ لَمْ يُصَرِّحْ بِأَنَّ الْعِقَابَ لاَحِقٌ لَهُ ، وَأَنَّ الْعَذَابَ لاَصِقٌ بِهِ ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ : ﴿ أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ ﴾ فَذَكَرَ الْخَوْفَ وَالْمَسَّ ، وَنَكَّرَ الْعَذَابَ .

وَصَدَّرَ كُلَّ نَصِيْحَةٍ مِنَ النَّصَائِحِ الْأَرْبَعِ بِقَوْلِهِ ﴿ يٰأَبَتِ ﴾ تَوَسُّلاً إِلَيْهِ وَاسْتِعْطَافاً. [1]

''ان کا باپ اتنی بڑی غلطی میں مبتلا تھا کہ اس سے بڑی غلطی ممکن ہی نہیں، وہ ایسی حماقت میں ڈوبا تھا کہ اس سے بڑی حماقت کا دنیا میں وجود ہی نہیں۔ لیکن غور کرو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باپ کو وعظ و نصیحت کرتے وقت کس قدر منظّم اور مرتب گفتگو کی، لطف، نرمی، کمال ادب اور اخلاق عالیہ کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنے باپ سے اس کی غلطی کے سبب کے متعلق استفسار کیا۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انتہائی رفق ولطف سے دعوتِ حق دی۔ دورانِ

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسير الكشاف ٢/ ٥١٠-٥١١ ؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي ٢/ ٣٢-٣٣ ؛ وتفسير أبي السعود ٥/٢٦٧ ؛ وتفسير روح المعاني ١٦/ ٩٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت نہ تو باپ کو بہت بڑا جاہل قرار دیا، اور نہ ہی اپنے بہت بڑا عالم ہونے کا دعویٰ کیا، بلکہ اس کو یہ بتلایا کہ: ''میرے پاس کچھ ایسا علم ہے جس میں سے آپ کے پاس کچھ بھی نہیں، اور وہ علم صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرنے والا ہے، اس لیے آپ تکبر واعراض نہ کیجیے، میرے ساتھ چلیے۔ آپ کی بجائے میرے پاس راہ نمائی کی خبر ہے۔ میری اتباع کیجیے، میں آپ کو گمراہی اور بھٹکنے سے نجات دلواؤں گا۔''

پھر انہوں نے باپ کو شرک سے روکنے کے لیے بیان کیا کہ: شیطان نے آپ کے رب رحمٰن کی نافرمانی کی، وہی رب جو آپ کے پاس موجود سب نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے، اور شیطان کو تو آپ کی تباہی، بربادی، ذلت اور رسوائی کے سوا کسی اور بات سے کچھ غرض نہیں۔ وہ آپ کے والد آدم۔علیہ السلام۔ اور ساری بنی نوع انسان کا دشمن ہے، اسی نے آپ کو اس غلطی میں پھنسایا ہے، اس کے ارتکاب کا حکم دیا ہے، اور اس کو آپ کے لیے مزین کیا ہے۔

پھر انہوں نے باپ کو شرک کے برے انجام سے ڈرایا۔ اس مرحلہ پر بھی انہوں نے ادب واحترام کا دامن نہ چھوڑا۔ انہوں نے اپنے باپ سے یہ نہ کہا کہ اس پر عنقریب عذاب الٰہی نازل ہونے والا ہے، بلکہ یہ کہا: ''مجھے خدشہ ہے کہ آپ کو عذاب چھوئے۔''

علاوہ ازیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نصیحت کے چاروں جملوں کی ابتدا میں [يَا أَبَتِ] کے خطاب کو استعمال کر کے باپ کی مودّت ومحبت کے جذبات کو انگیخت کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

۳: چچاؤں کے احتسابِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادب واحترام:

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو چچاؤں ابوطالب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتساب کیا۔ دونوں کے احتساب میں لطف، مہربانی، نرمی اور ادب واحترام واضح طور پر جھلکتے ہیں۔

ا: دورانِ احتساب آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو بایں الفاظ خطاب فرمایا:

"یَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ" ❶

"اے میرے چچا! آپ ایک کلمہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کہہ دیجیے، تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔"

آپ ﷺ نے اپنے خطاب کی ابتدا [یَا عَمِّ] [اے میرے چچا] کے الفاظِ مبارکہ سے فرما کر اپنے چچا کو اس بات کی یاد دہانی کروائی کہ آپ ﷺ اور ان کے درمیان چچے بھتیجے کا خونی رشتہ ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ انہیں کسی ایسی بات کا حکم نہ دیں گے جس میں ان کا نقصان ہو، بلکہ وہ تو صرف ایسی ہی بات کا اپنے چچا کو حکم دیں گے جس میں ان کی دنیا وآخرت کی سعادت ہو۔

ب: جب نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا، تو آپ ﷺ نے ان سے بایں الفاظ خطاب فرمایا:

"لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَإِنَّكَ إِنْ تَبْقَ تَزْدَدْ خَيْراً يَكُوْنُ ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. وَإِنْ تَبْقَ تَسْتَعْتِبْ مِنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ ذٰلِكَ خَيْراً لَكَ." ❷

"اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! موت کی تمنا نہ کیجیے کیونکہ اگر آپ زندہ رہ کر نیکیوں میں اضافہ کریں تو یہ بات آپ کے لیے بہتر ہے، اور اگر آپ جی کر گناہوں سے توبہ کرلیں تو یہ بات بھی آپ کے لیے بھلی ہے۔"

---

❶ حوالہ حدیث کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ہذا کا ص ۴۰۔

❷ حوالہ حدیث کے لیے دیکھئے: کتاب ہذا کا ص ۴۱۔۴۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ ماں باپ کو خیر و شر سے آگاہ کرتے ہوئے اور وعظ و نصیحت کے دوران اولاد نرمی اور ادب و احترام سے گفتگو کرے۔ ان کے طرزِ عمل میں تواضع اور انکسار ہو۔

(۲)

احتسابِ والدین کے دوران سخت روی

اس بارے میں علمائے امت کی دو رائیں ہیں۔ ذیل میں بفضل رب العزت یہ دونوں رائیں قدرے تفصیل سے پیش کی جا رہی ہیں:

پہلی رائے: احتسابِ والدین میں سخت روی کا عدم جواز:

بہت سے علمائے امت نے صراحت کی ہے کہ دورانِ احتساب والدین کے ساتھ درشت رویہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ ذیل میں اس سلسلے میں تین علماء کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

ا: علامہ غزالیؒ کا قول:

علامہ غزالیؒ نے تحریر کیا ہے:

"وَلَيْسَ لَهُ [اَلْوَلَدِ] اَلْحِسْبَةُ بِالسَّبِ وَالتَّعْنِيْفِ وَالتَّهْدِيْدِ ، وَلاَ بِمُبَاشَرَةِ الضَّرْبِ ." ❶

"اس [بیٹے] کو گالی، درشتی اور ڈرانے دھمکانے کے ذریعے احتساب [والدین] کا حق نہیں، اور نہ ہی پٹائی کے ساتھ احتساب کرنے کی اس کو اجازت ہے۔"

علامہ غزالیؒ نے اس موقع پر خود ہی ایک اعتراض اٹھاتے ہوئے تحریر کیا ہے:

"فَإِنْ قِيْلَ : مِنْ أَيْنَ قُلْتُمْ : لَيْسَ لَهُ الْحِسْبَةُ بِالتَّعْنِيْفِ وَالضَّرْبِ

❶ إحياء علوم الدين ٢/٣١٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالإِرْهَاقِ إِلَى تَرْكِ الْبَاطِلِ ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَرَدَ عَاماً مِنْ غَيْرِ تَخْصِيْصٍ؟

وَأَمَّا النَّهْيُ عَنِ التَّأْفِيْفِ وَالإِيْذَاءِ فَقَدْ وَرَدَ ، وَهُوَ خَاصٌّ : فِيْمَا لاَ يَتَعَلَّقُ بِارْتِكَابِ الْمُنْكَرَاتِ ." [1]

"اگر کہا جائے : تمہاری اس بات کی دلیل کیا ہے کہ وہ [بیٹا] باطل کو چھڑوانے کے لیے سخت روی اور پٹائی کے ساتھ احتساب نہ کرے، حالانکہ کتاب وسنت میں تو [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کا ذکر سب کے لیے یکساں آیا ہے، اس میں کسی کی بھی تخصیص نہیں؟

اور جہاں تک [والدین کو] اف کہنے اور ایذا دینے کی ممانعت کا معاملہ ہے تو اس کا تعلق برائیوں سے روکنے کی صورت سے نہیں، بلکہ یہ ممانعت تو خاص ہے [یعنی یہ ممانعت تو تب ہے جب والدین کو ویسے ہی اذیت وتکلیف پہنچائی جائے]۔"

علامہؒ نے خود ہی اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

"فَنَقُوْلُ : قَدْ وَرَدَ فِي حَقِّ الأَبِ عَلَى الْخُصُوْصِ مَا يُوْجِبُ الاِسْتِثْنَاءَ مِنَ الْعُمُوْمِ إِذْ لاَ خِلاَفَ أَنَّ الْجَلاَّدَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَبَاهُ فِي الزِّنَا حَدًّا ، وَلاَ لَهُ أَنْ يُبَاشِرَ إِقَامَةَ الْحَدِّ عَلَيْهِ ، بَلْ لاَ يُبَاشِرُ قَتْلَ أَبِيْهِ الْكَافِرِ ، بَلْ لَوْ قَطَعَ يَدَهُ لَمْ يَلْزَمْهُ قِصَاصٌ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يُؤْذِيَهُ فِي مُقَابَلَتِهِ ، وَقَدْ وَرَدَ فِي ذٰلِكَ أَخْبَارٌ وَثَبَتَ بَعْضُهَا بِالإِجْمَاعِ .

فَإِذَا لَمْ يَجُزْ لَهُ إِيْذَاؤُهُ بِعُقُوْبَةٍ هِيَ حَقٌّ عَلَى جِنَايَةٍ سَابِقَةٍ ، فَلاَ

---

[1] إحياء علوم الدين ٢/٣١٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَجُوْزُ لَهُ إِيْذَاؤُهُ بِعُقُوْبَةٍ هِيَ مَنْعٌ عَنْ جِنَايَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ مُتَوَقَّعَةٍ بَلْ أَوْلٰى ." ❶

''ہم کہیں گے: باپ کے لیے خصوصی طور پر اس عام [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] سے استثناء ثابت ہے۔ چنانچہ اس بات پر اجماع ہے کہ جلاد کے لیے اپنے باپ کو حدِ زنا میں سنگسار کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی وہ اس پر کوئی اور حد قائم کر سکتا ہے، بلکہ اس کے لیے تو یہ بھی روا نہیں کہ اپنے کافر باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے، بلکہ [باپ کا حق ہے کہ] بیٹے کا ہاتھ کاٹنے پر باپ پر قصاص واجب نہیں ہوتا، اور نہ ہی بیٹے کو اجازت ہے کہ اس بنا پر اپنے باپ کو اذیت پہنچائے۔ مذکورہ بالا باتوں میں سے بعض کا ذکر احادیث میں آیا ہے، اور بعض باتیں اجماع سے ثابت ہیں۔

جب صورتِ حال یہ ہے کہ باپ کو قصاص میں بھی اذیت پہنچانا بیٹے کے لیے جائز نہیں، تو اس کو اس بات کی کیسے اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ آئندہ گناہ سے بچانے کی غرض سے باپ کو ایذا دے، اس بات کی ممانعت تو بطریق اولیٰ ہوگی۔

ب: شیخ عبدالقادر عودہ رحمہ اللہ کا بیان:

انہوں نے قلم بند کیا ہے:

"فَأَمَّا الْوَالِدَانِ فَلَيْسَ لِلْوَلَدِ عَلَيْهِمَا إِلَّا التَّعْرِيْفُ ثُمَّ النَّهْيُ بِالْوَعْظِ وَالنُّصْحِ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُعَنِّفَهُمَا أَوْ يُهَدِّدَهُمَا أَوْ يَضْرِبَهُمَا" ❷

''احتسابِ والدین کے دوران بیٹے کو صرف خیر وشر سے آگاہ کرنے اور وعظ ونصیحت کی اجازت ہے۔ اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے، ڈرانے دھمکانے اور مارنے کا حق نہیں۔''

---

❶ إحياء علوم الدين ٢/٣١٨.
❷ التشريع الجنائي الإسلامي ١/٥٠٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: شیخ عبدالعزیز راجحی کی تحریر:

انہوں نے لکھا ہے:

"وَلَيْسَ لِلْوَلَدِ مُقَابَلَةُ وَالِدِهِ بِالتَّخْوِيْفِ ، وَلاَ بِالتَّهْدِيْدِ ، وَلاَ بِالضَّرْبِ ، وَلاَ بِالسَّبِ ، وَلاَ بِالتَّعْنِيْفِ، وَلاَ بِتَخْشِيْنِ الْكَلاَمِ ، وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْوَالِدَ لَهُ عَلَى وَلَدِهِ حَقٌّ عَظِيْمٌ، وَقَدْ قَرَنَ اللّٰهُ حَقَّهُ بِحَقِّ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ﴾ [1] وَأَمَرَ بِالْإِحْسَانِ إِلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ مَعَ عَدَمِ طَاعَتِهِمَا فِي الشِّرْكِ ، فَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلاَ تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ أَنَابَ [2] ﴾" [3]

"احتسابِ والد کے دوران بیٹے کو ڈرانے دھمکانے، گالی دینے، درشتی اور سخت گوئی کی اجازت نہیں، کیونکہ والد کا اپنے بیٹے پر عظیم حق ہے، اللہ تعالیٰ نے والدین کے حق کو اپنے حق کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَآّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ﴾ [4]

[ترجمہ: اور آپ کا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور والدین کے ساتھ احسان کرنا]

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے والدین کے کافر ہونے کے باوجود ان کے ساتھ

---

[1] سورۃ الإسراء / جزء من الآیة ٢٣. [2] سورۃ لقمان / جزء من الآیة ١٥.

[3] القول البین الأظهر في الدعوة إلی اللّٰه والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ص ٧٩ـ٨٠؛ نیز ملاحظہ ہو: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر للسید جلال الدین العمري ص ١٩٤.

[4] سورۃ الإسراء / جزء من الآیة ٢٣.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کرنے کا حکم دیا ہے، البتہ شرک کے بارے میں ان کی اطاعت سے روکا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ﴾ ❶

[ترجمہ: اگر وہ دونوں تمہیں اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرا جس کا تجھ کو علم نہیں، تو تو ان کی بات نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہنا، اور میری طرف جھکنے والے کی راہ پر چلنا]

دوسری رائے: احتسابِ والدین میں سخت روی:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کے احتساب کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴾ ❷

[ترجمہ: اور جب ابراہیم -علیہ السلام- نے اپنے باپ آزر سے کہا: کیا آپ نے بتوں کو معبود بنایا ہے؟ میں آپ کو اور آپ کی قوم کو صریح گم راہی میں دیکھتا ہوں]

کیا اس احتساب میں سخت روی تھی؟

سخت روی کی موجودگی کے متعلق اقوال:

بعض علمائے تفسیر نے مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے والد کے احتساب کے دوران درشتی استعمال کی۔ انہی

❶ سورة لقمان / جزء من الآية ١٥.   ❷ سورة الأنعام / الآية ٧٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے چھ مفسرین کرام کے اقوال ذیل میں بفضل رب العزت پیش کیے جا رہے ہیں:

ا: علامہ رازیؒ کا بیان:

انہوں نے لکھا ہے:

"لَعَلَّهُ أَصَرَّ (آزَرُ) عَلٰى كُفْرِهِ ، فَلِأَجْلِ الْإِصْرَارِ اسْتَحَقَّ ذٰلِكَ التَّغْلِيْظَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ." ❶

"شاید اس [آزر] نے کفر پر اصرار کیا، اسی لیے اس سختی کا مستحق ٹھہرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

ب: علامہ نیسابوریؒ کا قول:

انہوں نے تحریر کیا ہے:

"وَالتَّغْلِيْظُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام إِنَّمَا كَانَ لِأَجْلِ إِصْرَارِ أَبِيْهِ عَلَى الْكُفْرِ ." ❷

"ابراہیم علیہ السلام کی جانب سے یہ درشتی باپ کے کفر پر اصرار کی بنا پر تھی۔"

ج: حافظ ابن کثیرؒ کی تحریر:

حافظؒ نے قلم بند کیا ہے:

"وَالْمَقْصُوْدُ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام وَعَظَ أَبَاهُ فِي عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ ، وَزَجَرَهُ عَنْهَا ، وَنَهَاهُ ، فَلَمْ يَنْتَهِ ." ❸

"مقصود یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی عبادت کے سلسلے میں اپنے باپ کو وعظ و نصیحت کی، ڈانٹا اور روکا، لیکن وہ باز نہ آیا۔"

---

❶ التفسیر الکبیر ۱۳/ ۴۰.

❷ غرائب القرآن و رغائب الفرقان ۷/ ۱۳۹.

❸ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۱٦۸.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: قاضی ابو سعودؒ کی تفسیر:

انہوں نے [إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ] ❶ کے متعلق لکھا ہے:

"وَالْجُمْلَةُ تَعْلِيْلٌ لِلْإِنْكَارِ وَالتَّوْبِيْخِ." ❷

"اس جملے میں [دورانِ احتساب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے] اعتراض اور جھڑکنے کی علت کو بیان کیا گیا ہے۔"

ہ: بعض زیدی مفسرین کا قول:

علامہ محمد جمال الدین قاسمیؒ نے زیدی فرقے کے بعض مفسرین کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

"وَتَدُلُّ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلٰى أَنَّ النَّصِيْحَةَ فِي الدِّيْنِ وَالذَّمَّ وَالتَّوْبِيْخَ لِأَجْلِهِ لَيْسَ مِنَ الْعُقُوْقِ كَالْهِجْرَةِ" ❸

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دین کی خاطر وعظ ونصیحت کرنا، جھڑکنا اور ڈانٹنا والدین کی نافرمانی کے زمرے میں شامل نہیں، جس طرح کہ [دین کی خاطر] ہجرت کرنا [ان سے جدا ہونا نافرمانی میں سے نہیں ہے]

و: شیخ ابن عاشورؒ کا بیان:

شیخ رقم طراز ہیں:

"اَلِاسْتِفْهَامُ فِي ﴿أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً﴾ اِسْتِفْهَامُ إِنْكَارٍ وَتَوْبِيْخٍ. وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمَحْكِيَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَوْقِفٌ مِنْ مَوَاقِفِ إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام مَعَ أَبِيْهِ، وَهُوَ مَوْقِفُ غِلْظَةٍ، فَيَتَعَيَّنُ أَنَّهُ عِنْدَ مَا أَظْهَرَ أَبُوْهُ تَصَلُّبًا

---

❶ ترجمہ: یقیناً میں آپ کو اور آپ کی قوم کو صریح گم راہی میں دیکھتا ہوں۔

❷ تفسير أبي السعود ۳/۱۵۱؛ نیز ملاحظہ ہو: فتح البيان في مقاصد القرآن للشيخ صديق حسن خانؒ ۳/۱۸۷.

❸ تفسير القاسمي ۶/۵۸۶.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الشِّرْكِ ، وَهُوَ مَا كَانَ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَهُ أَبُوْهُ : ﴿ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ﴾،وَهُوَ غَيْرُ الْمَوْقِفِ الَّذِي خَاطَبَهُ فِيْهِ بِقَوْلِهِ: ﴿ يَٰأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لاَ يَسْمَعُ وَلاَ يُبْصِرُ ﴾ اَلآيَاتُ فِي سُوْرَةِ مَرْيَمَ.'' ❶

﴿ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ﴾ ❷ میں استفہام [سوال] نقد اور توبیخ کے لیے ہے ، اور ظاہر ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد کے ساتھ مختلف مواقع پر ہونے والی گفتگو میں سے ایک ایسے موقع کی گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے جس میں انہوں نے درشتی استعمال کی ، اور یہ طرزِ عمل انہوں نے یقیناً اسی وقت اختیار کیا ہوگا جب ان کے والد نے ان سے کہا تھا: ﴿ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ﴾ ❸ اور شرک پر جمے رہنے کی ضد اور اصرار کا اظہار کیا۔

ابراہیم علیہ السلام کا یہ طرزِ عمل ان کے اس رویہ سے الگ ہے جس کا ذکر سورہ مریم کی آیات میں ہے، اور جس میں انہوں نے اپنے باپ سے کہا تھا: ﴿ يَٰأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لاَ يَسْمَعُ وَلاَ يُبْصِرُ ❹ ﴾ ❺

شیخ ابن عاشورؒ نے یہ بھی تحریر کیا ہے:

''وَمُبَاشَرَتُهُ إِيَّاهُ بِهٰذَا الْقَوْلِ الْغَلِيْظِ كَانَتْ فِي بَعْضِ مُجَادِلاَتِهِ لأَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ تَقَدَّمَ لَهُ بِالدَّعْوَةِ بِالرِّفْقِ ، كَمَا حَكَى اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : ﴿ يَٰأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴾ - إِلٰى قَوْلِهِ- : ﴿ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴾.

---

❶ تفسیر التحریر والتنویر ۷/۳۱۲. ❷ ترجمہ: کیا آپ نے بتوں کو معبود بنایا؟

❸ ترجمہ: اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا۔

❹ [ترجمہ: اے ابا جان! آپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے]

❺ سورۃ مریم / جزء من الآیۃ ۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا رَأَى تَصْمِيْمَهُ عَلَى الْكُفْرِ سَلَكَ مَعَهُ الْغِلْظَةَ اسْتِقْصَاءً لِأَسَالِيْبِ الْمَوْعِظَةِ لَعَلَّ بَعْضَهَا أَنْ يَكُوْنَ أَنْجَحَ فِي نَفْسِ أَبِيْهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَإِنَّ لِلنُّفُوْسِ مَسَالِكَ ، وَلِمَجَالِ أَنْظَارِهَا مَيَادِيْنَ مُتَفَاوِتَةً ، وَلِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهِ ﷺ: ﴿ ادْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ﴾ وَقَالَ لَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : ﴿ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ﴾ .

فَحَكَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ بَعْضَ مَوَاقِفِهِ مَعَ أَبِيْهِ، وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ مَا يُنَافِي الْبِرَّ بِهِ لِأَنَّ الْمُجَاهَرَةَ بِالْحَقِّ دُوْنَ سَبٍّ وَلَا اعْتِدَاءٍ لَا تُنَافِي الْبِرَّ". ❶

''اس سخت گفتگو سے پہلے ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو نرمی کے ساتھ دعوت دے چکے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴾ – إلى قوله ﴿ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴾ ❷

لیکن جب انہوں نے باپ کی کفر پر ہٹ دھرمی اور ضد دیکھی، تو سخت روی اختیار کی، تاکہ وعظ و نصیحت کے سارے طریقوں کا استعمال ہو جائے، شاید کہ ان میں سے کوئی انداز ان کے باپ پر اثر انداز ہو جائے، کیونکہ انسانی طبیعتیں جدا جدا ہیں،

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر ۷ / ۳۱۴ .

❷ سورۃ مریم / الآیات ۴۳ – ۴۷ .[ترجمہ: اے میرے باپ! میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، پس آپ میری مانیں، میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی راہ نمائی کروں گا] سے لے کر آیت کریمہ جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے [آپ پر سلام ہو، میں اپنے رب سے آپ کی بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے سمجھنے دیکھنے کے انداز ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ سے فرمایا:

﴿ اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ﴾ ❶

[ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت سے دعوت دیجیے، اور نہایت ہی عمدہ طریقے سے ان کے ساتھ مباحثہ کیجیے]

اور ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ﴾ ❷

[ترجمہ: اور ان پر سختی کیجیے]

[خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کے ساتھ ایک خاص قسم کے طرز عمل کا ذکر کیا ہے اور اس میں بھی حسن سلوک کے منافی کوئی بات نہیں، کیونکہ گالی اور زیادتی کے بغیر اظہارِ حق میں حسنِ سلوک کے متصادم کوئی بات نہیں ہوتی۔

سخت روی کی نفی کے متعلق قول:

شیخ محمد رشید رضاؒ کی تحریر:

آیتِ کریمہ کی تفسیر میں شیخ محمد رشید رضاؒ نے مذکورہ بالا مفسرین کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"وَالتَّعْبِيْرُ عَنْهَا بِالضَّلَالِ لَيْسَ فِيْهِ سَبٌّ وَلَا جَفَاءٌ وَلَا غِلْظَةٌ، كَمَا زَعَمَ مَنِ اسْتَشْكَلَهُ مِنَ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ، وَقَابَلَهُ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

❶ سورة النحل / جزء من الآية ١٢٥. ❷ سورة التحريم / جزء من الآية ٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمُوْسٰی وَهَارُوْنَ –عَلَيْهِمَا السَّلَامَ– أَنْ يَقُوْلَا لِفِرْعَوْنَ قَوْلاً لَيِّناً .
وَأَجَابَ عَنْهُ أَنَّهُ حَسَنٌ لِلْمَصْلِحَةِ كَالشِّدَّةِ فِي تَرْبِيَةِ الْأَوْلَادِ أَحْيَاناً .

فَالصَّوَابُ أَنَّ التَّعْبِيْرَ بِالضَّلَالِ الْبَيِّنِ هُنَا بَيَانٌ لِلْوَاقِعِ بِاللَّفْظِ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ لُغَةً كَقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴾ وَكَقَوْلِكَ عَمَّنْ تَرَاهُ مُنْحَرِفاً عَنِ الطَّرِيْقِ الْحِسِّيِّ :" إِنَّ الطَّرِيْقَ مِنْ هُنَا ، فَأَنْتَ حَائِدٌ أَوْ ضَالٌّ عَنْهُ". ❶

ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ ''میں آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں'' اس میں نہ تو گالی ہے، نہ زیادتی، اور نہ ہی درشتی، بعض لوگوں نے ایسے ہی سمجھ کر یہ اشکال پیدا کیا ہے کہ بیٹے [حضرت ابراہیم علیہ السلام] نے باپ کے لیے ایسا طرزِ عمل کیسے اختیار کیا جب کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کو بھی نرم بات کہنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس اشکال کا جواب یہ دیا ہے کہ مصلحت کی غرض سے ایسا رویہ اختیار کرنا اچھا ہے جیسا کہ بسا اوقات تربیت اولاد میں سختی استعمال کی جاتی ہے۔

انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ ان کی صورتِ حال کی تصویر کشی کی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴾ ❷

[ترجمہ: اور اس نے آپ کو راہ بھولا پایا، اور راہ نمائی کی]

اور جیسے کہ آپ کسی کو سیدھی راہ سے ہٹا ہوا پائیں تو اس سے کہتے ہیں: ''راستہ تو اس طرف ہے، اور آپ اس سے ہٹے ہوئے ہیں، یا راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔''

احتسابِ والدین میں سخت روی کے عدمِ جواز کے دلائل:

احتسابِ والدین کے دوران سخت روی کے ناجائز ہونے کے دلائل کا خلاصہ

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير المنار ۵۵۷/۷.
❷ سورة الضحى / الآية ۷ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی محدود اطلاع کے بقدر توفیق الٰہی سے ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

۱: باپ سے قصاص لینے اور اس پر حد کے قائم کرنے کی ممانعت:

بیٹے کو قصاص میں بھی اپنے والد کو ایذا پہنچانے کا حق نہیں، نہ ہی وہ اپنے باپ پر شرعی حد قائم کرنے کا مجاز ہے، اور نہ ہی باپ سے قصاص لے سکتا ہے۔ اور جب صورت حال یہ ہے تو بیٹے کو یہ حق کیسے دیا جا سکتا ہے کہ وہ آئندہ برائی سے منع کرنے کی غرض سے باپ کو اذیت پہنچائے۔ علامہ غزالیؒ نے اپنے موقف کی تایید میں یہی دلیل پیش کی ہے۔

۲: والدین کا عظیم حق:

قرآن وسنت کی متعدد نصوص اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ والدین کا اپنی اولاد پر بہت ہی بڑا حق ہے۔ اور اس حق عظیم کا تقاضا ہے کہ اولاد دورانِ احتساب ماں باپ کے ساتھ سخت روی سے کلی طور پر اجتناب کرے۔ شیخ عبدالعزیز راجحی نے اپنی رائے کی تایید میں یہی استدلال پیش کیا ہے۔

۳: احتسابِ ابراہیم علیہ السلام میں سخت روی نہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دورانِ احتساب اپنے باپ کو یہ کہنا [میں آپ کو واضح گمراہی میں دیکھ رہا ہوں] میں درشتی نہیں، بلکہ یہ تو صورتِ حال کی صحیح اور ٹھیک ٹھیک تعبیر ہے۔ اور یہ طرزِ استدلال شیخ محمد رشید رضاؒ نے اختیار کیا ہے۔

احتسابِ والدین میں سخت روی کے دلائل:

احتسابِ والدین کے دوران بعض حالات میں درشتی اختیار کرنے کے بعض دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: احتسابِ والد میں حضرت ابراہیمؑ کی درشتی:

حضرت ابراہیمؑ کے والد نے جب نرمی اور ادب واحترام سے دعوتِ حق کو قبول نہ کیا، تو انہوں نے احتسابِ والد میں درشتی کو استعمال فرمایا۔

۲: ابن ابی ابن سلول کے بیٹے کے احتساب میں سختی:

جب منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے، تو اس کے بیٹے نے اس کا احتساب درشتی اور سخت روی سے کیا۔ اور اس سے کہا:

"وَاللّٰهِ! لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ أَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَزِيْزُ" [1]

"اللہ کی قسم! اس بات کا اقرار کیے بغیر کہ "تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں" تو واپس مدینہ طیبہ نہ پلٹے گا۔"

فریقین کے دلائل کا جائزہ:

۱: احتسابِ والدین میں سخت روی کے عدم جواز کے دلائل کا جائزہ:

ذیل میں احتسابِ والدین میں درشتی کی ممانعت کے دلائل کا جائزہ بفضل رب العزت پیش کیا جا رہا ہے:

۱:...... علامہ غزالیؒ کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ بیٹا باپ کی سابقہ غلطی کی بنا پر اس کو سزا [2] نہیں دے سکتا، اسی لیے باپ کو مستقبل میں غلطی سے بچانے کی غرض سے بیٹے کو احتساب میں درشتی اختیار کر کے ایذا دینے کی بھی اجازت نہیں۔

علامہ غزالیؒ کا یہ استدلال محلِ نظر ہے۔ احتساب میں سخت روی، درحقیقت والد

---

[1] حوالہ حدیث کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ہذا کا ص ۴۳۔۴۵۔

[2] یعنی نہ قصاص لے سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شرعی حد قائم کر سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو غلطی سے بچانے کی خاطر دیگر اسالیب [خیر وشر سے آگاہ کرنے، وعظ ونصیحت کرنے، اللہ تعالیٰ سے ڈرانے] کی ناکامی کے بعد ایک نئی کوشش ہے کہ شاید اس ہی کی وجہ سے باپ ایسی غلطی کے ارتکاب سے بچ جائے، جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر اس کو دنیا وآخرت میں مبتلائے عذاب کر دے۔ احتساب میں سختی، غلطی پر اصرار کرنے والے باپ کے لیے سزا نہیں، بلکہ وہ تو ایک علاج ہے جو شدتِ خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہمدرد اور مخلص بیٹا پیش کر رہا ہے۔ کیا مریض کو کڑوی دوائی دینے اور بوقتِ ضرورت اس کے اپریشن کو سزا کہنا مناسب ہے؟ رب کعبہ کی قسم! ہرگز نہیں۔

۲:...... شیخ راجحی کا یہ نقطہ نظر کہ والدین کے عظیم حق کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے احتساب میں سخت روی اختیار نہ کی جائے، نظر ثانی کا محتاج ہے۔ دورانِ احتسابِ والدین کے ساتھ ایسا طرز عمل ان کے حقوق سے چشم پوشی، یا ان کو ضائع کرنے کی غرض سے اختیار نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کے پس منظر میں انہیں جبار وقہار رب کے غیظ وغضب اور اس کی شدید گرفت سے بچانے کا شدید جذبہ ہوتا ہے، اور اسی طرز عمل میں درحقیقت ان کے حقوق کی پاس داری ہے۔

۳:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احتسابِ والد کے وقت قول ﴿ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾ [1] کی تفسیر میں شیخ محمد رشید رضاؒ کا بیان- کہ اس میں سخت روی اور درشتی نہیں- خالی از تکلف نہیں۔ آیتِ کریمہ کا معنی واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کے احتساب میں درشتی استعمال کی۔ واللہ تعالی أعلم بالصواب.

ب: احتسابِ والدین میں سخت روی کے دلائل کا جائزہ:

بعض حالات میں والدین کے احتساب کے دوران سخت روی اختیار کرنے کے

---

[1] [ترجمہ: یقیناً میں آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

۱: آیتِ کریمہ کے ظاہری معنی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے احتساب کے دوران ضرورت کے پیش نظر سخت روی کا طرز عمل اپنایا۔

۲: روایت کے واضح معنی کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی ابن سلول کے احتساب کے دوران شدت اور سختی استعمال کی۔

نتیجہ:

مذکورہ بالا گفتگو کی روشنی میں کیا احتسابِ والدین میں سخت روی کی کھلی چھٹی دی جائے؟

میری ناقص رائے میں -واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب- اس سلسلے میں درج ذیل تفصیل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

۱: احتساب کے متعلق عام ضابطہ اور اصول یہ ہے کہ سب لوگوں کا احتساب نرمی، مہربانی، ادب اور احترام سے کیا جائے۔ والدین تو اس طرزِ عمل کے دوسرے لوگوں سے کہیں زیادہ مستحق ہیں۔ان کے احتساب کی ابتدا خیر وشر سے آگاہی، اور وعظ ونصیحت کے درجات ہی سے کی جائے۔ اور عام حالات میں دورانِ احتساب لطف ونرمی، تواضع اور ادب واحترام کے دامن کو نہ چھوڑا جائے۔

۲: اگر والدین پر مذکورہ بالا طریقہ سے احتساب بے اثر ثابت ہو تو کیا سخت روی استعمال کی جائے؟ اس سوال کے جواب میں درجِ ذیل تفصیل پیش نظر رکھی جائے:

ا:...... اگر والدین مسلمان ہوں، اور محلِ نظر غلطی شرک یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ ہو، تو احتسابِ والدین میں سخت روی کا دائرہ انتہائی محدود کر دیا جائے۔

15913

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: سخت روی کے ساتھ احتساب کے آداب کے ضمن میں علمائے امت نے تحریر کیا ہے کہ دورانِ احتساب اپنی زبان کو قابو میں رکھا جائے اور کوئی لفظ بلاضرورت استعمال نہ کیا جائے ❶ احتسابِ والدین میں سخت روی کے استعمال کے وقت اس ادب کی انتہائی توجہ اور اہتمام سے پاس داری کی جائے۔

ج: احتسابِ والدین میں درشتی کے متوقع نتائج کو پیش نظر رکھا جائے، اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس احتساب کے مفاسد حاصل ہونے والے مصالح سے زیادہ ہوں گے، تو ایسی صورت میں سخت روی کا استعمال ناجائز ہوگا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق ایک عظیم ضابطہ بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

"إِنَّ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ – وَإِنْ كَانَ مُتَضَمِّناً لِتَحْصِيْلِ مَصْلَحَةٍ وَدَفْعِ مَفْسَدَةٍ – فَيُنْظَرُ فِي الْمُعَارِضِ لَهُ، فَإِنْ كَانَ الَّذِي يَفُوْتُ مِنَ الْمَصَالِحِ أَوْ يَحْصُلُ مِنَ الْمَفَاسِدِ أَكْثَرَ، لَمْ يَكُنْ مَأْمُوْراً بِهِ، بَلْ يَكُوْنُ مُحَرَّماً، إِذَا كَانَتْ مَفْسَدَتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَصْلَحَتِهِ". ❷

"اگرچہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں یقیناً مصلحت کا حصول اور شر کا ازالہ ہے، لیکن پھر بھی اس کے ردّعمل پر غور وفکر کیا جائے گا۔ اگر اس کی بنا پر ضائع ہونے والے مصالح اور پیدا ہونے والی خرابیاں زیادہ ہوں، تو

---

❶ ملاحظہ ہو: إحياء علوم الدين ۲/۳۳۶.

❷ الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ص ۲۱. ہمارے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں اس ضابطہ کی تطبیق کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ ایسی بعض مثالوں کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين ص ۸۷ – ۱۰۰. سلف صالحین نے بھی دورانِ احتساب اس ضابطہ کو پیش نظر رکھا۔ اس بارے میں بعض شواہد کے لیے ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص ۱۴۲ – ۱۴۹؛ نیز ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية: اللين والرفق ص ۵۹ – ۶۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلحت کے مقابلے میں خرابی کے زیادہ ہونے کی صورت میں یہ [احتساب] واجب نہیں، بلکہ حرام ہوگا۔''

(۳)

والدین سے متعلقہ برائی کا ہاتھ سے روکنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کو توڑنا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان بتوں کو پاش پاش کر دیا جن کی پرستش ان کے والد اور قوم کرتی تھی۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ. قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَ نَا لَهَا عٰبِدِيْنَ. قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. قَالُوْآ أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ. قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ. وَتَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ. فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا إِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴾. [1]

[ترجمہ: جب انہوں [ابراہیم علیہ السلام] نے اپنے باپ اور قوم سے کہا: ''یہ کیا مورتیاں ہیں جن پر تم ڈیرے ڈالے رہتے ہو؟'' وہ بولے: ''ہم نے اپنے باپ دادا کو ان ہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔'' آپ نے فرمایا: ''یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔'' کہنے لگے: ''کیا تو ہمارے پاس کوئی سچی بات لایا ہے یا یوں ہی دل لگی کرنے والوں میں سے

[1] سورة الأنبياء / الآيات ٥٢ - ٥٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''بلکہ تمہارا حقیقی رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، جس نے انہیں پیدا کیا، اور میں اس بات کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔ اور اللہ کی قسم! میں تمہارے جانے کے بعد تمہارے ان معبودوں کے ساتھ ایک چال ضرور چلوں گا۔'' پس انہوں نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، البتہ بڑے بت کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوں]

تفسیرِ آیت کریمہ:

شیخ ابن عاشورؒ نے آیت کریمہ ﴿ وَتَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے:

''ثُمَّ انْتَقَلَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْقَوْمِ إِلَى تَغْيِيْرِهِ بِالْيَدِ مُعْلِنًا عَزْمَهُ بِقَوْلِهِ : ﴿ وَتَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنٰمَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴾ مُؤَكِّدًا عَزْمَهُ بِالْقَسَمِ.'' [1]

''پھر وہ زبان کے ساتھ برائی کو ختم کرنے کی کوشش کے بعد، اس کو ہاتھ کے ذریعے بدلنے کی خاطر اپنے اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے منتقل ہوئے ﴿ وَتَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴾ [ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہارے چلے جانے کے بعد تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال ضرور چلوں گا'']

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس طرزِ عمل سے مذکورہ بالا سوال کا جواب حاصل کرنے میں راہ نمائی میسر آتی ہے۔

---

[1] تفسیر التحریر والتنویر ۹۷/۱۷ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار علمائے امت کے اقوال:

علاوہ ازیں متعدد علمائے امت نے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

اس مقام پر بفضل رب العزت چار علمائے امت کے اقوال پیش کیے جا رہے ہیں:

۱: امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ:

علامہ ابن قیمؒ نے امام احمد بن حنبلؒ کا درج ذیل فتویٰ ذکر کیا ہے:

" قَالَ الْأَثْرَمُ : "سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ كَسَرَ عُوْدًا كَانَ مَعَ أُمِّهِ لِإِنْسَانٍ ، فَهَلْ يَغْرِمُهُ أَوْ يُصْلِحُهُ؟

قَالَ : "لَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْسِرَ هُوَ ، لَا يَغْرِمُهُ."

قِيْلَ لَهُ : "فَطَاعَتُهَا."

قَالَ : "لَيْسَ لَهَا طَاعَةٌ فِيْ هٰذَا." [1]

"اثرم نے بیان کیا: "ابوعبداللہ [امام احمدؒ] سے ایک ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی ماں کے پاس موجود کسی اور شخص کے ساز کو توڑ دیا:

"تو کیا ایسا آدمی اس کی چٹی ادا کرے گا، یا اس کی اصلاح کروائے گا؟"

انہوں نے جواب دیا: "میں اس کے توڑنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتا، اور نہ ہی وہ چٹی ادا کرے گا۔"

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا گیا: "اس [ماں] کی [اس بارے میں] اطاعت کا حکم کیا ہے؟"

انہوں نے فرمایا: "اس بارے میں ماں کی کوئی اطاعت نہیں۔"

۲: علامہ غزالیؒ کا بیان:

اس سلسلے میں علامہ غزالیؒ نے خود ہی ایک سوال اٹھا کر اس کا جواب دیا ہے۔

---

[1] الطريق الحكمية ص ۲۷۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے لکھا ہے:

”وَهَلْ لَهُ (لِلْوَلَدِ) اَلْحِسْبَةُ بِالرُّتْبَةِ الثَّالِثَةِ (تَغْيِيْرُ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ) حَيْثُ تُؤَدِّي إِلٰى أَذَى الْوَالِدِ وَسَخَطِهِ؟“ ❶

”کیا تیسرے درجہ [ہاتھ سے برائی کا خاتمہ کرنا] کے ذریعے اس [بیٹے] کو احتساب کا حق ہے، جو کہ باپ کی اذیت اور ناراضی کا سبب بنتا ہے؟“

سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ غزالیؒ نے قلم بند کیا ہے:

”هٰذَا فِيْهِ نَظَرٌ ، وَهُوَ بِأَنْ يَكْسِرَ مَثَلاً عُوْدَهُ ، وَيُرِيْقَ خَمْرَهُ ، وَيَحِلَّ الْخُيُوْطَ عَنْ ثِيَابِهِ الْمَنْسُوْجَةِ مِنَ الْحَرِيْرِ ، وَيَرُدَّ إِلَى الْمُلاكِ مَا يَجِدُ فِي بَيْتِهِ مِنَ الْمَالِ الْحَرَامِ الَّذِي غَصَبَهُ أَوْ سَرَقَهُ، أَوْ أَخَذَهُ عَنْ إِدْرَارِ رِزْقٍ مِنْ ضَرِيْبَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ إِذَا كَانَ صَاحِبُهُ مُعَيَّنًا ۔ ، وَيُبْطِلَ الصُّوْرَ الْمَنْقُوْشَةَ عَلٰى حِيْطَانِهِ وَالْمَنْقُوْرَةَ فِي خَشْبِ بَيْتِهِ ، وَيَكْسِرَ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، فَإِنَّ فِعْلَهُ فِي هٰذِهِ الْأُمُوْرِ لَيْسَ يَتَعَلَّقُ بِذَاتِ الْأَبِ بِخِلَافِ الضَّرْبِ وَالسَّبِّ ، وَلٰكِنَّ الْوَالِدَ يَتَأَذّٰى بِهِ ، وَيَسْخُطُ بِسَبَبِهِ ، إِلَّا أَنَّ فِعْلَ الْوَلَدِ حَقٌّ ، وَسَخَطَ الْأَبِ مَنْشَؤُهُ حُبُّهُ لِلْبَاطِلِ وَلِلْحَرَامِ ، وَالْأَظْهَرُ فِي الْقِيَاسِ أَنَّهُ يَثْبُتُ لِلْوَلَدِ ذٰلِكَ ، بَلْ يَلْزَمُهُ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ .“ ❷

”یہ سوال غور وفکر کا تقاضا کرتا ہے۔ اور اس کی شکل یہ ہے کہ وہ باپ کے ساز کی لکڑی توڑ دے، اس کی شراب انڈیل دے، اس کے ریشمی کپڑوں کے دھاگوں کو نکال پھینکے، باپ کے لوگوں کے غصب شدہ یا چوری کیے ہوئے مالِ حرام کو اصل مالکان کو واپس کر دے، سرکاری ملازم ہونے کی صورت میں

❶ إحياء علوم الدين ۲/ ۳۱۸.
❷ المرجع السابق ۲/ ۳۱۸.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے ٹیکس سے جمع شدہ مال کو واپس حقداروں میں تقسیم کر دے، اس کی دیواروں میں کندہ اور اس کے گھر کی لکڑی میں کھودی ہوئی تصویروں کو ختم کر دے، اور سونے چاندی کے برتنوں کو توڑ دے۔ ان اعمال کا باپ کی ذات کے ساتھ اس طرح براہِ راست تعلق نہیں، جیسا کہ پٹائی اور گالی گلوچ کا ہوتا ہے، لیکن پھر بھی باپ ان کاموں سے اذیت محسوس کرتا ہے، اور ان کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بیٹے کا عمل برحق ہے، اور باپ کے غصے کے پس منظر میں اس کی باطل اور ناجائز چیزوں سے محبت ہے۔ قیاس سے یہی بات واضح ہے کہ بیٹے کو ایسا کرنے کا حق ہے، بلکہ ایسا کرنا اس پر لازم ہے۔"

مذکورہ بالا عبارت کے بعد علامہ غزالیؒ نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ باپ کے متعلق برائی کے ہاتھ سے ازالہ کرنے سے پیشتر بیٹا اپنی اس کاروائی کے متوقع نتائج پر غور و فکر کرے۔ وہ لکھتے ہیں:

"وَلاَ يَبْعُدُ أَنْ يَنْظُرَ فِيْهِ إِلٰى قُبْحِ الْمُنْكَرِ وَإِلٰى مِقْدَارِ الْأَذٰى وَالسَّخَطِ . فَإِنْ كَانَ الْمُنْكَرُ فَاحِشاً وَسَخَطُهُ عَلَيْهِ قَرِيْبًا كَإِرَاقَةِ خَمْرِ مَنْ لاَ يَشْتَدُّ غَضَبُهُ فَذٰلِكَ ظَاهِرٌ . وَإِنْ كَانَ الْمُنْكَرُ قَرِيْباً وَالسَّخَطُ شَدِيْداً كَمَا لَوْ كَانَتْ لَهُ آنِيَةٌ مِنْ بَلوْرٍ أَوْ زُجَاجٍ عَلٰى صُوَرِ حَيْوَانٍ ، وَفِي كَسْرِهَا خُسْرَانُ مَالٍ كَثِيْرٍ ، فَهٰذَا مِمَّا يَشْتَدُّ فِيْهِ الْغَضَبُ ، وَلَيْسَ تَجْرِي هٰذِهِ الْمَعْصِيَةُ مَجْرَى الْخَمْرِ وَغَيْرِهِ فَهٰذَا كُلُّهُ مَجَالُ النَّظْرِ". [1]

"یہ بات کچھ بعید نہیں [بلکہ مناسب ہے] کہ وہ محلِ نظر برائی کی قباحت اور

---

[1] إحياء علوم الدين ٢/٣١٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کی اذیت اور غصے میں موازنہ کرے، اگر برائی سنگین ہو، اور باپ کا اس پر غصہ معمولی ہو، جیسے کہ ایسے باپ کی شراب کو انڈیل دینا جس کا غصہ شدید نہ ہو، تو ایسی حالت میں معاملہ واضح ہے [یعنی برائی کا ہاتھ سے ازالہ کر دے]، لیکن اگر برائی ہلکے درجے کی ہو، اور [باپ کا] غصہ شدید ہو، جیسے کہ حیوانات کی تصویروں والا بلور اور شیشے کا برتن کہ اس کے توڑنے میں مالی نقصان زیادہ ہو، اور [باپ کا] غصہ بھی شدید ہو، اور [یہ بھی واضح ہے کہ] ایسے برتن کا گناہ شراب وغیرہ کے گناہ کے برابر بھی نہیں، تو ایسی صورتِ حال [برائی کو ہاتھ سے ختم کرنے سے پیشتر] غور وفکر کا تقاضا کرتی ہے۔''

۳: علامہ احمد بن محمد مقدسی رحمہ اللہ کا بیان:

علامہ مقدسی رحمہ اللہ نے بیٹے کے باپ پر، غلام کے آقا پر، بیوی کے خاوند پر، اور رعیت کے حاکم پر احتساب کے بارے میں ایک سوال اٹھایا ہے، اور پھر اس کا خود ہی جواب دیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے:

''فَإِنْ قِيْلَ : هَلْ تَثْبُتُ الْحِسْبَةُ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ ، وَالْعَبْدِ عَلَى السَّيِّدِ ، وَالزَّوْجَةِ عَلَى الزَّوْجِ ، وَالرَّعِيَّةِ عَلَى الْوَالِي؟

قُلْنَا : أَصْلُ الْوِلَايَةِ ثَابِتٌ لِلْكُلِّ . وَقَدْ رَتَّبْنَا لِلْحِسْبَةِ خَمْسَ مَرَاتِبَ : فَلِلْوَلَدِ مِنْ ذٰلِكَ : الْحِسْبَةُ بِالتَّعْرِيْفِ ، ثُمَّ بِالْوَعْظِ وَالنُّصْحِ بِاللُّطْفِ . وَلَهُ مِنَ الرُّتْبَةِ الْخَامِسَةِ أَنْ يَكْسِرَ الْعُوْدَ ، وَيُرِيْقَ الْخَمْرَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ . وَهٰذَا التَّرْتِيْبُ يَنْبَغِي أَنْ يَجْرِيَ فِي الْعَبْدِ وَالزَّوْجَةِ .

وَأَمَّا الرَّعِيَّةُ مَعَ السُّلْطَانِ ، فَالْأَمْرُ فِيْهِ أَشَدُّ مِنَ الْوَلَدِ ، فَلَيْسَ مَعَهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا التَّعْرِيْفُ وَالنُّصْحُ". ❶

"پس اگر کہا جائے کہ آیا بیٹے کا باپ پر، غلام کا آقا پر، بیوی کا شوہر پر، اور رعیت کا حاکم پر احتساب [شرعاً] ثابت ہے؟"

تو ہم جواب میں کہیں گے: "حق احتساب سب کو حاصل ہے۔ہم نے احتساب کے پانچ درجات بیان کیے ہیں، ان میں سے بیٹے کو خیر وشر سے آگاہی، اور نرمی کے ساتھ وعظ ونصیحت کے ذریعے احتساب کا حق حاصل ہے۔اس کو پانچویں درجے میں سے اس بات کا اختیار ہے کہ وہ ساز کی لکڑی توڑ دے، شراب انڈیل دے، اور اسی طرح کی دوسری برائیوں کا ازالہ ہاتھ سے کر دے۔یہی ترتیب غلام [کے اپنے آقا] اور بیوی [کے اپنے شوہر] کے احتساب میں چلے گی۔

جہاں تک عوام کا حاکم کے ساتھ تعلق ہے، تو وہاں معاملہ بیٹے [کے احتساب] سے زیادہ سنگین ہے۔عوام صرف خیر وشر سے آگاہی اور نصیحت ہی کے ذریعے حاکم کا احتساب کریں گے۔"

علامہ مقدسیؒ کے سابقہ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے میں بیٹے کو باپ کے متعلقہ برائی کو ہاتھ سے ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

۴: شیخ عبدالعزیز راجحی کی تحریر:

شیخ راجحی نے لکھا ہے:

"وَلِلْوَلَدِ تَغْيِيْرُ الْمُنْكَرِ عَلٰى وَالِدِهٖ إِنْ لَمْ يَحْصُلْ بِسَبَبِ ذٰلِكَ مَفْسَدَةٌ أَكْبَرُ، أَوْ ضَرَرٌ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهٖ أَوْ مَالِهٖ أَوْ أَهْلِهٖ . وَذٰلِكَ لِأَنَّ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى مُقَدَّمٌ عَلٰى حَقِّ الْوَالِدِ ، وَلَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ

❶ ملاحظہ ہو: مختصر منهاج القاصدين ص ۱۳۳ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ . فَالْوَلَدُ يُغَيِّرُ الْمُنْكَرَ عَلٰى وَالِدِهِ بِيَدِهِ مَعَ الْقُدْرَةِ وَعَدْمِ الْمَفْسَدَةِ ، وَمَعَ ذٰلِكَ يَسْتَعْمِلُ مَعَهُ التَّلَطُّفَ فِي الْخِطَابِ وَالتَّرَحُّمَ عَلَيْهِ وَالدُّعَاءَ لَهُ ، وَبَيَانَ ضَرَرِ الْمَعْصِيَةِ حَتّٰى يَهْدَأَ وَالِدُهُ وَيَسْكُنَ إِلَيْهِ، وَيَعْلَمَ أَنَّ قَصْدَ ابْنِهِ مَحْضُ النُّصْحِ لَهُ وَالشَّفْقَةُ عَلَيْهِ ، وَالْغَيْرَةُ لِلّٰهِ وَلِمَحَارِمِهِ". [1]

''اگر باپ کے متعلقہ برائی کے بدلنے سے بڑی برائی نمودار نہ ہو، اور نہ ہی بیٹے کی جان، مال اور اہل کو نقصان پہنچے، تو بیٹے کو ایسا کرنے کا اختیار ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق باپ کے حق پر مقدم ہے، اور مخلوق میں سے کسی کی ایسی اطاعت جائز نہیں، جس میں خالق سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی ہو۔ لہٰذا بیٹا استطاعت کے موجود ہونے اور خرابی کے نہ پیدا ہونے کی صورت میں باپ سے متعلقہ برائی کو ہاتھ سے بدل دے۔ البتہ اس کارروائی کے دوران باپ کے ساتھ گفتگو نرمی سے کرے، اس کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کرے، اس کے لیے دعائیہ کلمات استعمال کرے، اور اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے برے انجام سے آگاہ کرے، تاکہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے، اور وہ اپنے بیٹے کے طرزِ عمل سے اتفاق کرے، اور وہ اس بات کا یقین کر لے کہ بیٹے کی ساری کارروائی کے پس منظر میں باپ کی خیر خواہی، ہمدردی اور حدودِ الٰہیہ کے احترام کے جذبات کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔''

شیخ عبدالعزیز راجحی کی سابقہ تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہاتھ کے ساتھ باپ کے متعلقہ برائی کو بدلنے سے کسی بڑی خرابی کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو، اور نہ ہی بیٹے کی جان، مال اور اہل کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو، تو بیٹا ایسی برائی کے ازالے کے

[1] القول البين الأظهر في الدعوة إلى الله والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ص ۷۹۔۸۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ہاتھ استعمال کر سکتا ہے۔ البتہ اس کارروائی کے دوران نرمی، مہربانی، تواضع، ادب اور احترام کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات کا اظہار کیا جائے۔

تینوں علماء کی مذکورہ بالا گفتگو سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیٹے کو باپ سے متعلقہ برائی کو ہاتھ کے ساتھ بدلنے کا اختیار ہے۔ البتہ اس سلسلے میں درج ذیل باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱: بیٹا اپنے احتساب کی ابتدا باپ سے متعلقہ برائی کی قباحت اور سنگینی کے بیان سے کرے، نیز نرمی، محبت، تواضع اور ادب واحترام سے واضح کرے کہ اس برائی کے ارتکاب کے نتائج کس قدر خطرناک اور تباہ کن ہو سکتے ہیں۔ خیر خواہی اور ہمدردی کے سچے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب سے اپنے والد کو ڈرائے۔ اس کے احتساب میں کوئی ایسا لفظ یا اشارہ بھی نہ ہو جس سے اس کی بڑائی، علمیت، شیخی کا اظہار ہو، یا باپ کی ہتک اور توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

علاوہ ازیں اس ساری کارروائی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ حسنہ کو مشعلِ راہ بنائے رکھے کہ انہوں نے اپنے باپ کے احتساب کی ابتدا کیسے کی۔

۲: علمائے احتساب نے بیان کیا ہے کہ ہاتھ کے ذریعے برائی کے ازالے کی صورت میں صرف بقدرِ ضرورت کاروائی کی جائے، اور اس سے تجاوز نہ کیا جائے [1]۔ والد کے متعلقہ برائی کو بدلتے وقت اسی بات کا اور زیادہ شدت اور توجہ سے اہتمام کیا جائے۔

۳: والد کے متعلقہ برائی کو ہاتھ سے بدلنے کی صورت میں متوقع نتائج کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، اگر اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیاں زیادہ ہوں، تو یہ کارروائی نہ کی جائے، بلکہ تب ایسا کرنا ناجائز ہو گا۔ اس سلسلے میں ہمارے رسول

---

[1] ملاحظہ ہو: إحياء علوم الدين ٢/ ٣٣١.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں متعدد مثالیں موجود ہیں، جن میں ہمارے لیے بہترین راہ نمائی موجود ہے۔ کتنے ہی مواقع پر آنحضرت ﷺ نے احتساب کی وجہ سے پیدا ہونے والی متوقع خرابیوں اور مفاسد کے پیش نظر برائی کے ازالے کے لیے قوت استعمال نہ فرمائی۔ انہی شواہد میں سے سات درج ذیل ہیں:

۱:...... لوگوں کے اسلام سے بدظن ہونے کے خدشہ کے پیش نظر باوجود استحقاق کے عبداللہ بن ابی کو قتل نہ کیا۔

۲:...... لوگوں کے اسلام سے متنفر ہونے کے اندیشہ کی بنا پر اپنی شان میں مقام جعرانہ پر گستاخی کرنے والے کا سر قلم نہ کیا۔

۳:...... لوگوں کے اسلام سے دور ہونے کے خوف کے سبب اپنی شان میں گستاخی پر عبداللہ بن ذی الخویصرہ کی گردن نہ اڑائی۔

۴:...... دشمن کے ساتھ مل جانے کے اندیشہ کے سبب دورانِ جنگ چور کا ہاتھ کاٹنے سے منع فرمادیا۔

۵:...... قریش کو اسلام کے متعلق بدگمانی سے بچانے کی غرض سے خانہ کعبہ کو سابقہ بنیادوں پر از سرنو تعمیر نہ کیا۔

۶:...... بدو کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

۷:...... نماز کے موخر کرنے والے ائمہ کے خلاف بغاوت سے منع فرمادیا۔ [1]

اسی بات کی تاکید متعدد علمائے امت نے بھی کی ہے۔ مثال کے طور پر اس بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے تحریر کیا ہے:

"وَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ أَعْظَمِ

---

[1] ان واقعات کے حوالہ جات اور ان پر تعلیق کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين ص ۹۱ - ۱۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوَاجِبَاتِ أَوِ الْمُسْتَحَبَّاتِ لَابُدَّ أَنْ تَكُوْنَ الْمَصْلَحَةُ فِيْهَا رَاجِحَةً عَلَى الْمَفْسَدَةِ إِذْ بِهٰذَا بُعِثَتِ الرُّسُلُ ، وَنَزَلَتِ الْكُتُبُ، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ . فَحَيْثُ كَانَتْ مَفْسَدَةُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ أَعْظَمَ لَمْ يَكُنْ مِمَّا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ تُرِكَ وَاجِبٌ وَفُعِلَ مُحَرَّمٌ ." ❶

"چونکہ امر المعروف اور نہی عن المنکر سب سے عظیم واجبات یا مستحبات میں سے ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اس میں مصلحت، خرابی پر غالب ہو، کیونکہ اسی کے ساتھ رسولوں کی بعثت ہوئی ، اور کتابوں کا نزول ہوا ، اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ جہاں کہیں بھی امر و نہی کی [وجہ سے پیدا ہونے والی] خرابی زیادہ ہوگی۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے قائم کرنے کا حکم نہ ہوگا۔ اگر چہ ایسی حالت میں واجب کو چھوڑا جائے اور حرام کا ارتکاب ہو۔"

اسی سلسلے میں امام ابن قیمؒ نے قلم بند کیا ہے:

"فَإِذَا كَانَ إِنْكَارُ الْمُنْكَرِ يَسْتَلْزِمُ مَا هُوَ أَنْكَرُ مِنْهُ وَأَبْغَضُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَإِنَّهُ لَا يَسُوْغُ إِنْكَارُهُ ، وَإِنْ كَانَ اللّٰهُ يُبْغِضُهُ وَيَمْقُتُ أَهْلَهُ .

وَهٰذَا كَالْإِنْكَارِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَالْوُلَاةِ بِالْخُرُوْجِ عَلَيْهِمْ ، فَإِنَّهُ أَسَاسُ كُلِّ شَرٍّ وَفِتْنَةٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ ." ❷

"اگر کسی ایک برائی سے منع کرنے کی وجہ سے اس سے زیادہ بڑی برائی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناپسندیدہ چیز پیدا ہو، تو ایسی برائی سے روکنا جائز نہ ہوگا، اگر چہ وہ برائی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے ہاں

---

❶ ملاحظہ ہو: الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ص ۱۷.

❷ ملاحظہ ہو: إعلام الموقعين ۳/ ۱۵.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل نفرت ہو۔ ایسی ہی برائی کی ایک مثال بغاوت کے ذریعے بادشاہوں اور حکام کا احتساب ہے، جو کہ درحقیقت قیامت تک ہر شر اور فتنے کی جڑ ہے۔"

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ اگر والدین سے متعلقہ برائی کو ہاتھ کے ساتھ بدلنے کی بنا پر اس سے زیادہ سنگین برائی پیدا ہونے کا غالب گمان ہو، تو ایسی صورت میں اس برائی کو ہاتھ سے نہ بدلا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ ایسے ناتواں اور ناکارے بندے کو اس اہم موضوع کے متعلق کچھ معروضات تحریر کرنے کی توفیق سے نوازا۔ اب اس ہی سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ اس حقیر اور معمولی کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرما دے، اس کو میرے، اور اسلام کے لیے مفید اور نفع مند بنا دے، اور اس میں جو خطا اور کوتاہی ہوئی ہے اس کو معاف فرما دے۔ آمین یا حي یا قیوم.

خلاصۂ کتاب:

کتاب میں پیش کردہ گزارشات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱: والدین کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا شرعاً ثابت ہے۔ اس بات کے دلائل میں سے چند ایک یہ ہیں:

ا:...... فرضیتِ احتساب کے دلائل کے ضمن میں سب لوگوں کے ساتھ والدین کا شامل ہونا، اسی طرح احتسابِ اقارب کے متعلق نصوص کا احتسابِ والدین پر بطریق اولیٰ دلالت کناں ہونا۔

ب:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ، اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے چچاؤں کا احتساب کرنا۔

ج:...... ابن ابی ابن سلول کے بیٹے کا اس کا، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے دو فرزندوں کا ان کا احتساب کرنا۔

د:...... نماز میں بھول جانے کی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاددہانی کا شرعاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست ہونا، اور آنحضرت ﷺ کا خود انہیں قرض کی حسنِ ادائیگی کا حکم دینا۔

ہ:...... والدین کے حقِ عظیم کی بنا پر ان کے احتساب کا اہتمام کرنا، ان کے احتساب سے محتسب کے زورِ احتساب میں اضافہ ہونا، نیز کنبے میں ان کی مرکزی حیثیت کے سبب ان کے احتساب کا شدید اہتمام کرنا۔

۲: خیر وشر سے آگاہی اور وعظ ونصیحت کے ذریعے والدین کا احتساب شرعاً ثابت ہے۔ البتہ دورانِ احتساب نرمی، تواضع اور ان کے ادب واحترام کا انتہائی شدت سے اہتمام کیا جائے گا۔

۳: والدین کے ساتھ دورانِ احتساب سخت روی اختیار کرنے کے بارے میں راقم السطور کی رسائی علماء کی دو راؤں تک بفضل رب العزت ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں پیش کیے گئے دلائل پر غور وفکر کرنے کے بعد بتوفیق الٰہی درج ذیل نتائج پر پہنچا ہوں۔

ا:...... احتسابِ والدین میں عام ضابطہ، اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ سخت روی سے اجتناب کیا جائے۔

ب:...... والدین کے شرک پر اصرار اور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی صورت میں ان کے احتساب میں درشتی کا استعمال کرنا شرعاً ثابت ہے۔

ج:...... والدین کے دیگر گناہوں پر اصرار اور ضد کی صورت میں احتساب میں سخت روی انتہائی محدود اور تنگ دائرے میں اختیار کی جائے۔

د:...... احتسابِ والدین میں درشتی کے وقت زبان کو قابو میں رکھا جائے، اور ایک لفظ بھی زائد از ضرورت استعمال نہ کیا جائے۔

ہ:...... اگر سخت روی کی وجہ سے پیدا ہونے والے مفاسد، حاصل ہونے والے مصالح سے زیادہ ہوں، تو سخت روی کا استعمال ناجائز ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴: والدین کے متعلق برائی کو ہاتھ سے بدلنے کے متعلق بندہ پر تقصیر درج ذیل نتائج پر بتوفیق الٰہی پہنچا ہے۔

ا:...... اولاد احتساب کی ابتدا والدین سے متعلقہ برائی کی قباحت اور سنگینی کے بیان سے کرے، نیز نرمی، تواضع اور ادب واحترام سے اس برائی کے خطرناک اور تباہ کن نتائج کو واضح کرے۔

ب:...... خیر وشر سے آگاہی، اور وعظ ونصیحت کے ذریعے احتساب کی ناکامی کی صورت میں ہاتھ کے ساتھ برائی کے ازالے کے لیے صرف بقدرِ ضرورت کارروائی کرے۔

www.KitaboSunnat.com

ج:...... ہاتھ کے ساتھ برائی کو بدلنے کی صورت میں متوقع نتائج کو پیش نظر رکھے۔ اگر اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیاں، مصالح سے زیادہ ہوں تو ہاتھ کے ساتھ برائی کا ازالہ کرنا ناجائز ہوگا۔

مسلمانانِ عالم سے اپیل:

روئے زمین کے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ وہ اپنے والدین کے احتساب کا شدت سے اہتمام کریں۔ علاوہ ازیں ان کے احتساب کے دوران اسلامی آداب کی سختی سے پابندی کریں۔

ساری دنیا کے مسلمان والدین سے بھی مودبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنی اولاد کی حق بات کو توجہ اور دھیان سے سنیں، ان کے احتساب کو انشراح صدر اور خندہ پیشانی سے قبول کریں، بلکہ ان کی اس سلسلے میں حوصلہ افزائی کریں، شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس طرزِ عمل کی وجہ سے امت میں [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کا چلن فرما دے، اور امت نازل شدہ مصائب سے نجات پا جائے، اور آخرت میں بھی عذاب الٰہی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ و مامون ہو جائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ، وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع ومصادر

١ـ "**الأحاديث المختارة**" للإمام ضياء الدين المقدسي ، التوزيع : مكتبة النهضة الحديثة مكة المكرمة ، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ ، بتحقيق الشيخ عبدالملك بن عبد الله بن دهش .

٢ـ "**الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان**" الأمير علاء الدين الفارسي، ط : مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ ، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤوط .

٣ـ "**إحياء علوم الدين**" للإمام أبي حامد الغزالي ، ط : دار المعرفة بيروت ، سنة الطبعة ١٤٠٣ هـ .

٤ـ "**الأدب المفرد**" للإمام محمد بن إسماعيل البخاري ، ط : عالم الكتب بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٥ هـ ، بترتيب وتقديم الأستاذ كمال يوسف الحوت .

٥ـ "**إعلام الموقعين عن رب العالمين**" للإمام ابن قيم الجوزية ، ط : دار الفكر بيروت ، الطبعة الثانية ١٣٩٧ هـ ، بتحقيق الشيخ محيي الدين عبدالحميد .

٦ـ "**الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر**" لشيخ الإسلام ابن تيمية ، ط : دار الكتاب الجديد بيروت ، الطبعة الأولى ١٣٩٦ هـ ، بتحقيق د . صلاح الدين المنجد .

٧ـ "**الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر**" للسيد جلال الدين العمري ، الناشر : شركة الشعاع للنشر الكويت ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٠ هـ .

٨ـ "**أيسر التفاسير لكلام العلي العزيز**" للشيخ أبي بكر الجزائري ، بدون اسم الناشر ، الطبعة الأولى ١٤٠٧ هـ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩ـ "**تحفة الأحوذي شرح جامع الترمذي**" للشيخ محمد عبدالرحمن المباركفوري ، ط : دار الكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى ١٤١٠ هـ .

١٠ـ "**التشريع الجنائي الإسلامي**" للأستاذ عبدالقادر عودة ، ط : دار الكتاب العربي بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

١١ـ "**تفسير البحر المحيط**" للإمام ابن حيان الأندلسي ، ط : دار الكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى ١٤١٣ هـ ، بتحقيق الأساتذة عادل أحمد وعلي محمد ود . زكريا النوقي ود . أحمد الجمل .

١٢ـ "**تفسير البيضاوي**" للقاضي ناصر الدين البيضاوي ، ط : دار الكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ .

١٣ـ "**تفسير التحرير والتنوير**" للشيخ محمد طاهر ابن عاشور ، ط : الدار التونسية للنشر تونس ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٣٩٩ هـ .

١٤ـ "**تفسير أبي السعود**" المسمّى بـ "إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم" للقاضي أبي السعود ، ط : دار إحياء التراث العربي ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

١٥ـ "**تفسير الطبري**" المسمّى بـ "جامع البيان من تأويل آي القرآن" للإمام أبي جعفر الطبري ، توزيع : دار التربية والتراث مكة المكرمة ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

١٦ـ "**تفسير القاسمي**" المسمّى بـ "محاسن التأويل" للعلّامة محمد جمال الدين القاسمي ، ط : دار الفكر بيروت ، الطبعة الثالثة ١٣٩٨ هـ ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي .

١٧ـ "**تفسير القرطبي**" المسمّى بـ "الجامع لأحكام القرآن" للإمام أبي عبد الله القرطبي ، ط : دار إحياء التراث العربي بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨ـ "**التفسير الكبير**" المسمّى بـ "مفاتيح الغيب" للإمام فخر الدين الرازي ، ط : دار الكتب العلمية طهران ، الطبعة الثالثة ، بدون سنة الطبع .

١٩ـ "**تفسير ابن كثير**" المسمّى بـ "تفسير القرآن العظيم" للحافظ ابن كثير ، ط : دار الفيحاء دمشق ودار السلام الرياض ، الطبعة الأولى ١٤١٣ هـ ، بتقديم الشيخ عبدالقادر الأرناؤوط .

٢٠ـ "**تفسير المنار**" للسيد محمد رشيد رضا ، ط : دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية ، بدون سنة الطبع .

٢١ـ "**تنبيه الغافلين عن أعمال الجاهلين**" للإمام ابن النّحاس الدمشقي، ط : دار الكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى ١٤٠٧ هـ، بتحقيق الأستاذ عماد الدِّين عباس سعيد .

٢٢ـ "**جامع الترمذي**" (المطبوع مع شرحه تحفة الأحوذي) للإمام الترمذي ، ط : دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ .

٢٣ـ "**دعوة الرسل إلى الله تعالى**" للشيخ محمد أحمد العدوي ، ط : دار المعرفة بيروت ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤١٤ هـ .

٢٤ـ "**روح المعاني**" للعلامة محمود الألوسي ، ط : دار إحياء التراث العربي بيروت ، الطبعة الرابعة ١٤٠٥ هـ .

٢٥ـ "**زاد المسير في علم التفسير**" للحافظ ابن الجوزي ، ط : المكتب الإسلامي ، الطبعة الأولى ١٣٨٤ هـ .

٢٦ـ "**سلسلة الأحاديث الصحيحة**" للشيخ محمد ناصر الدين الألباني، ط : المكتبة الإسلامية عمان ، والدار السلفية الكويت ، الطبعة الأولى ١٤٠٣ هـ .

٢٧ـ "**سنن أبي داود**" (المطبوع مع عون المعبود) للإمام أبي داود ، ط : دار الكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى ١٤١٠ هـ .

٢٨ـ "**سنن ابن ماجه**" للإمام ابن ماجه ، ط : شركة الطباعة العربية السعودية

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، الطبعة الثانية ١٤٠٤ هـ ، بتحقيق د . محمد مصطفى الأعظمي .

٢٩ـ "**السيرة النبوية الصحيحة**" للدكتور أكرم ضياء العمري ، ط : مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤١٢ هـ

٣٠ـ "**شرح النووي على صحيح مسلم**" للإمام النووي ، ط : دار الفكر بيروت ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠١ هـ .

٣١ـ "**صحيح البخاري**" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري ، نشر وتوزيع : رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٣٢ـ "**صحيح سنن الترمذي**" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، نشر : مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض ، الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٣٣ـ "**صحيح سنن أبي داود**" صحّح أحاديثه الشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، الناشر : مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض ، الطبعة الأولى ١٤٠١ هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٣٤ـ "**صحيح سنن ابن ماجه**" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، الناشر : مكتب التربية العربي لدول الخليج ، الرياض ، الطبعة الثالثة ١٤٠٨ هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٣٥ـ "**صحيح مسلم**" للإمام مسلم بن حجاج القشيري ، نشر وتوزيع : رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة ، والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٠ هـ ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي .

٣٦ـ "**الطريق الحكمية في السياسة الشرعية**" للإمام ابن قيم الجوزية، ط :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبعة السنة المحمدية القاهرة ، سنة الطبع ١٣٧٢هـ ، بتحقيق الشيخ محمد حامد الفقي .

٣٧ـ "**عمدة القارئ**" للعلّامة بدر الدين العيني ، ط : دار الفكر بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٣٨ـ "**عون المعبود شرح سنن أبي داود**" للشيخ أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي ط : دار الكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى ١٤١٠ هـ .

٣٩ـ "**غرائب القرآن ورغائب الفرقان**" للعلّامة نظام الدين النيسابوري ، ط : شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر ، الطبعة الأولى ١٣٨١ هـ ، بتحقيق ومراجعة الشيخ إبراهيم عطوة عوض .

٤٠ـ "**فتح الباري**" للحافظ ابن حجر ، نشر وتوزيع : رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٤١ـ "**فتح البيان في مقاصد القرآن**" للشيخ صديق حسن خان ، ط : مطبعة العاصمة القاهرة ، بدون الطبعة ، وسنة الطبع .

٤٢ـ "**قصص الأنبياء في القرآن الكريم وما فيها من العبر**" للشيخ عبد الرحمن بن ناصر السعدي ، ط : دار روضة الناظر للنشر والتوزيع، الطبعة الأولى ١٤١٥ هـ.

٤٣ـ "**القول البيّن الأظهر في الدعوة إلى الله والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر**" للشيخ عبدالعزيز بن عبد الله الراجحي ، ط : مكتبة دار السلام الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٢ هـ .

٤٤ـ "**الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل**" للعلّامة أبي القاسم الزمخشري ، ط : دار المعرفة بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٤٥ـ "**الكنز الأكبر في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر**" للشيخ عبد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرحمن الصالحي الحنبلي ، ط . مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة ، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ .

٤٦ـ "**مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**" للحافظ نور الدين الهيثمي ، ط : دار الكتاب العربي بيروت ، الطبعة الثانية ١٤٠٢ هـ .

٤٧ـ "المحلّى" للإمام ابن حزم ، ط : مكتبة الجمهورية العربية بمصر ، سنة الطبع ١٣٨٨هـ ، بتحقيق الأستاذ حسن زيدان طلبة .

٤٨ـ "**مختصر تفسير ابن كثير**" المسمَّى : (تيسير العلي القدير لاختصار تفسير ابن كثير) للشيخ محمد نسيب الرفاعي ، ط . مكتبة المعارف الرياض ، الطبعة الخامسة ١٤٠٨ هـ .

٤٩ـ "**مختصر منهاج القاصدين**" للإمام أحمد بن محمد المقدسي ، ط : المكتب الإسلامي ، الطبعة السابعة ١٤٠٦ هـ . بتحقيق الشيخ زهير الشاويش .

www.KitaboSunnat.com

٥٠ـ "**المستدرك على الصحيحين**" للإمام أبي عبد الله الحاكم ، ط : دار الكتاب العربي بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥١ـ "**المسند**" للإمام أحمد بن حنبل ، ط : المكتب الإسلامي ، بدون الطبعة وسنة الطبع . (أو : ط : دار المعارف مصر ، الطبعة الثالثة ١٣٦٨ هـ) .

٥٢ـ "**مسند أبي يعلى الموصلي**" للإمام أحمد بن علي بن المثنى التميمي ، ط : دار المأمون للتراث دمشق ، الطبعة الأولى ١٤٠٤ هـ ، بتحقيق الأستاذ حسين سليم أسد .

٥٣ـ "**معالم السنن**" للإمام أبي سليمان الخطابي ، ط : المكتبة العلمية بيروت ، الطبعة الثانية ١٤٠١ هـ .

٥٤ـ "**المفردات في غريب القرآن**" للإمام الراغب الأصفهاني ، ط : دار المعرفة بيروت ، بدون الطبعة وسنة الطبع ، بتحقيق الأستاذ محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سيد كيلاني .

٥٥ـ "**من صفات الداعية : اللين والرفق**" لـ فضل إلهي ، ط : إدارة ترجمان الإسلام باكستان ، الطبعة الثالثة ١٤١٤ هـ .

٥٦ـ "**من صفات الداعية ، مراعاة أحوال المخاطبين**" لـ فضل إلهي ، ط : إدارة ترجمان الإسلام باكستان ، الطبعة الأولى ١٤١٧ هـ .

٥٧ـ "**نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر**" للحافظ ابن حجر ، ط . قران محل كراتشي باكستان ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥٨ـ "**نصاب الاحتساب**" للشيخ عمر بن محمد بن عوض السنامي ، ط : دار العلوم الرياض ، الطبعة الأولى ١٤٠٢ هـ ، بتحقيق د . موئل يوسف عز الدين .

٥٩ـ "**النهاية في غريب الحديث والأثر**" للإمام ابن الأثير ، ط : المكتبة الإسلامية، الطبعة الأولى ١٣٨٣ هـ ، بتحقيق الأستاذين محمود محمد الطناحي وطاهر أحمد الزاوي .

٦٠ـ "**هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان**" للشيخ شعيب الأرناؤوط ، ط : مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ .

٦١ـ "**هامش صحيح مسلم**" للشيخ محمد فؤاد عبدالباقي ، نشر وتوزيع : رئاسة إدارة البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٠ هـ .

٦٢ـ "**هامش المسند**" للشيخ أحمد محمد شاكر ، ط : دار المعارف مصر ، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ .

٦٣ـ "**هامش مسند أبي يعلى الموصلي**" للأستاذ حسين سليم أسد ، ط : دار المأمون للتراث دمشق ، الطبعة الأولى ١٤٠٤ هـ .

٦٤ـ "**التدابير الواقية من المخدرات في الإسلام**" (رسالة الدكتوراه) للدكتور فيصل بن جعفر بالي (غير منشورة) .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کے قلم سے

جھوٹ کی سنگینی

اور

اُس کی اَقسام

اس کتاب میں توفیق الٰہی سے مندرجہ ذیل باتیں پیش کی گئی ہیں

- جھوٹ کی قباحت اور برائی 12 پہلوؤں سے
- جھوٹ چھوڑنے کا عظیم الشان صلہ
- جھوٹ کی 14 اقسام کا تفصیلی بیان
- جھوٹ بولنے کی اجازت کی 4 حالتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کے قلم سے

تقویٰ

اہمیت، برکات، اسباب

اس کتاب میں توفیق الٰہی سے مندرجہ ذیل باتیں پیش کی گئی ہیں

- تقویٰ کے لغوی اور شرعی معنی کے متعلق 10 علمائے امت کے ارشادات
- تقویٰ کی اہمیت 14 پہلوؤں سے
- تقویٰ کی 19 برکات
- تقویٰ حاصل کرنے کے 15 اسباب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کے قلم سے

بچوں کا احتساب

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ

اس کتاب میں توفیق الٰہی سے چار سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں

☆ کیا بچوں کو نیکی کا حکم دینا ثابت ہے اور کیا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ بچوں کو نیکی کا حکم دیا کرتے تھے؟

☆ کیا بچوں کو برائی سے روکنا ثابت ہے اور کیا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ بچوں کو برائی سے روکنے کا اہتمام کرتے تھے؟

☆ بچوں کا احتساب کرتے وقت کون سے درجات اور وسائل استعمال کیے جائیں؟

☆ بچوں کو احتساب کون کرے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی عربی مولفات

١۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي
٢۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام
٣۔ حب النبي ﷺ وعلاماته
٤۔ رسائل حب النبي ﷺ
٥۔ الحسبة : تعريفها ومشروعيتها ووجوبها
٦۔ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم
٧۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر
٨۔ الحرص على هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
٩۔ من صفات الداعية: اللين والرفق
١٠۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص و سير الصالحين)
١١۔ مفاتيح الرزق (في ضوء الكتاب والسنة)
١٢۔ فضل آية الكرسي وتفسيرها
١٣۔ من صفات الداعية:مراعاة أحوال المخاطبين(في ضوء الكتاب والسنة)
١٤۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
١٥۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف
١٦۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما (دراسة دعوية)
١٧۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته، ودرجاته، وآدابه
١٨۔ الاحتساب على الأطفال
١٩۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالى
٢٠۔ فضل الدعوة إلى الله تعالى
٢١۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم
٢٢۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً
٢٣۔ مختصر حب النبي ﷺ و علاماته
٢٤۔ النبي الكريم صلى الله عليه و سلم معلما
٢٥۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالى
٢٦۔ شناعة الكذب و أنواعه
٢٧۔ الأذكار النافعة
٢٨۔ التقوى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی اردو تالیفات

۱۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم
۲۔ اذکار نافعہ
۳۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری
۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت
۵۔ بچوں کا احتساب
۶۔ فضائل دعوت
۷۔ لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
۸۔ ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد
۹۔ مسائل قربانی
۱۰۔ مسائل عیدین
۱۱۔ رزق کی کنجیاں
۱۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۱۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کے اسباب
۱۴۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
۱۵۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام
۱۶۔ تقویٰ۔ اہمیت، برکات، اسباب

15913

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی دیگر چند (اُردو) کتابیں

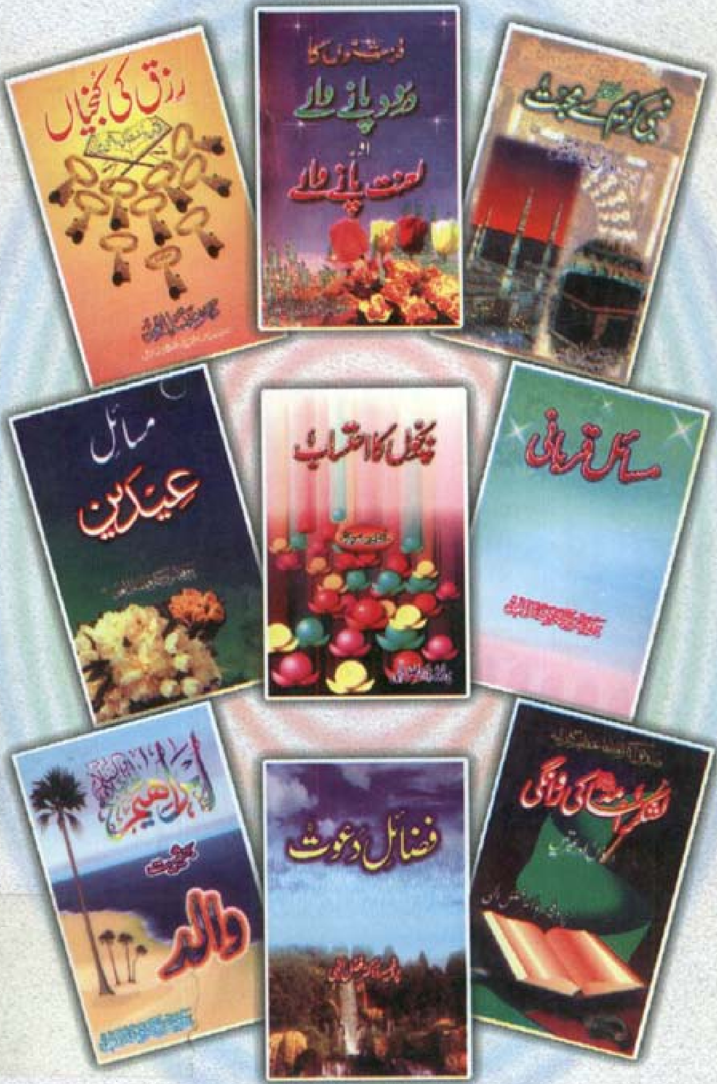

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ